

شمس الاسلام

ماہنامہ

* بھیرہ (پاکستان) *

بابت ماہ صفر ۱۳۷۵ھ

مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۵۵ء

★

تحت ادارہ

علامہ حسین | امیر حزب الامصار | امیر دہلیہ
مدیر سبکدوش | مولانا الحاج اللہ خان احمد اکوئی | مالک و نالہ
(پاکستان)

سالانہ چندہ

۵/۶

۷/۸

۹/۱۰

۱۱/۱۲

۱۳/۱۴

۱۵/۱۶

۱۷/۱۸

۱۹/۲۰

۲۱/۲۲

۲۳/۲۴

۲۵/۲۶

۲۷/۲۸

۲۹/۳۰

۳۱/۳۲

۳۳/۳۴

۳۵/۳۶

۳۷/۳۸

۳۹/۴۰

۴۱/۴۲

۴۳/۴۴

۴۵/۴۶

۴۷/۴۸

۴۹/۵۰

۵۱/۵۲

۵۳/۵۴

۵۵/۵۶

۵۷/۵۸

۵۹/۶۰

۶۱/۶۲

۶۳/۶۴

۶۵/۶۶

۶۷/۶۸

۶۹/۷۰

۷۱/۷۲

۷۳/۷۴

۷۵/۷۶

۷۷/۷۸

۷۹/۸۰

۸۱/۸۲

۸۳/۸۴

۸۵/۸۶

۸۷/۸۸

۸۹/۹۰

۹۱/۹۲

۹۳/۹۴

۹۵/۹۶

۹۷/۹۸

۹۹/۱۰۰

۱۰۱/۱۰۲

۱۰۳/۱۰۴

۱۰۵/۱۰۶

۱۰۷/۱۰۸

۱۰۹/۱۱۰

۱۱۱/۱۱۲

۱۱۳/۱۱۴

۱۱۵/۱۱۶

۱۱۷/۱۱۸

۱۱۹/۱۲۰

۱۲۱/۱۲۲

۱۲۳/۱۲۴

۱۲۵/۱۲۶

۱۲۷/۱۲۸

۱۲۹/۱۳۰

۱۳۱/۱۳۲

۱۳۳/۱۳۴

۱۳۵/۱۳۶

۱۳۷/۱۳۸

۱۳۹/۱۴۰

۱۴۱/۱۴۲

۱۴۳/۱۴۴

۱۴۵/۱۴۶

۱۴۷/۱۴۸

۱۴۹/۱۵۰

۱۵۱/۱۵۲

۱۵۳/۱۵۴

۱۵۵/۱۵۶

۱۵۷/۱۵۸

۱۵۹/۱۶۰

۱۶۱/۱۶۲

۱۶۳/۱۶۴

۱۶۵/۱۶۶

۱۶۷/۱۶۸

۱۶۹/۱۷۰

۱۷۱/۱۷۲

۱۷۳/۱۷۴

۱۷۵/۱۷۶

۱۷۷/۱۷۸

۱۷۹/۱۸۰

۱۸۱/۱۸۲

۱۸۳/۱۸۴

۱۸۵/۱۸۶

۱۸۷/۱۸۸

۱۸۹/۱۹۰

۱۹۱/۱۹۲

۱۹۳/۱۹۴

۱۹۵/۱۹۶

۱۹۷/۱۹۸

۱۹۹/۲۰۰

۲۰۱/۲۰۲

۲۰۳/۲۰۴

۲۰۵/۲۰۶

۲۰۷/۲۰۸

۲۰۹/۲۱۰

۲۱۱/۲۱۲

۲۱۳/۲۱۴

۲۱۵/۲۱۶

۲۱۷/۲۱۸

۲۱۹/۲۲۰

۲۲۱/۲۲۲

۲۲۳/۲۲۴

۲۲۵/۲۲۶

۲۲۷/۲۲۸

۲۲۹/۲۳۰

۲۳۱/۲۳۲

۲۳۳/۲۳۴

۲۳۵/۲۳۶

۲۳۷/۲۳۸

۲۳۹/۲۴۰

۲۴۱/۲۴۲

۲۴۳/۲۴۴

۲۴۵/۲۴۶

۲۴۷/۲۴۸

۲۴۹/۲۵۰

۲۵۱/۲۵۲

۲۵۳/۲۵۴

۲۵۵/۲۵۶

۲۵۷/۲۵۸

۲۵۹/۲۶۰

۲۶۱/۲۶۲

۲۶۳/۲۶۴

۲۶۵/۲۶۶

۲۶۷/۲۶۸

۲۶۹/۲۷۰

۲۷۱/۲۷۲

۲۷۳/۲۷۴

۲۷۵/۲۷۶

۲۷۷/۲۷۸

۲۷۹/۲۸۰

۲۸۱/۲۸۲

۲۸۳/۲۸۴

۲۸۵/۲۸۶

۲۸۷/۲۸۸

۲۸۹/۲۹۰

۲۹۱/۲۹۲

۲۹۳/۲۹۴

۲۹۵/۲۹۶

۲۹۷/۲۹۸

۲۹۹/۳۰۰

۳۰۱/۳۰۲

۳۰۳/۳۰۴

۳۰۵/۳۰۶

۳۰۷/۳۰۸

۳۰۹/۳۱۰

۳۱۱/۳۱۲

۳۱۳/۳۱۴

۳۱۵/۳۱۶

۳۱۷/۳۱۸

۳۱۹/۳۲۰

۳۲۱/۳۲۲

۳۲۳/۳۲۴

۳۲۵/۳۲۶

۳۲۷/۳۲۸

۳۲۹/۳۳۰

۳۳۱/۳۳۲

۳۳۳/۳۳۴

۳۳۵/۳۳۶

۳۳۷/۳۳۸

۳۳۹/۳۴۰

۳۴۱/۳۴۲

۳۴۳/۳۴۴

۳۴۵/۳۴۶

۳۴۷/۳۴۸

۳۴۹/۳۵۰

۳۵۱/۳۵۲

۳۵۳/۳۵۴

۳۵۵/۳۵۶

۳۵۷/۳۵۸

۳۵۹/۳۶۰

۳۶۱/۳۶۲

۳۶۳/۳۶۴

۳۶۵/۳۶۶

۳۶۷/۳۶۸

۳۶۹/۳۷۰

۳۷۱/۳۷۲

۳۷۳/۳۷۴

۳۷۵/۳۷۶

۳۷۷/۳۷۸

۳۷۹/۳۸۰

۳۸۱/۳۸۲

۳۸۳/۳۸۴

۳۸۵/۳۸۶

۳۸۷/۳۸۸

۳۸۹/۳۹۰

۳۹۱/۳۹۲

۳۹۳/۳۹۴

۳۹۵/۳۹۶

۳۹۷/۳۹۸

۳۹۹/۴۰۰

۴۰۱/۴۰۲

۴۰۳/۴۰۴

۴۰۵/۴۰۶

۴۰۷/۴۰۸

۴۰۹/۴۱۰

۴۱۱/۴۱۲

۴۱۳/۴۱۴

۴۱۵/۴۱۶

۴۱۷/۴۱۸

۴۱۹/۴۲۰

۴۲۱/۴۲۲

۴۲۳/۴۲۴

۴۲۵/۴۲۶

۴۲۷/۴۲۸

۴۲۹/۴۳۰

۴۳۱/۴۳۲

۴۳۳/۴۳۴

۴۳۵/۴۳۶

۴۳۷/۴۳۸

۴۳۹/۴۴۰

۴۴۱/۴۴۲

۴۴۳/۴۴۴

۴۴۵/۴۴۶

۴۴۷/۴۴۸

۴۴۹/۴۵۰

۴۵۱/۴۵۲

۴۵۳/۴۵۴

۴۵۵/۴۵۶

۴۵۷/۴۵۸

۴۵۹/۴۶۰

۴۶۱/۴۶۲

۴۶۳/۴۶۴

۴۶۵/۴۶۶

۴۶۷/۴۶۸

۴۶۹/۴۷۰

۴۷۱/۴۷۲

۴۷۳/۴۷۴

۴۷۵/۴۷۶

۴۷۷/۴۷۸

۴۷۹/۴۸۰

۴۸۱/۴۸۲

۴۸۳/۴۸۴

۴۸۵/۴۸۶

۴۸۷/۴۸۸

۴۸۹/۴۹۰

۴۹۱/۴۹۲

۴۹۳/۴۹۴

۴۹۵/۴۹۶

۴۹۷/۴۹۸

۴۹۹/۵۰۰

۵۰۱/۵۰۲

۵۰۳/۵۰۴

۵۰۵/۵۰۶

۵۰۷/۵۰۸

۵۰۹/۵۱۰

۵۱۱/۵۱۲

۵۱۳/۵۱۴

۵۱۵/۵۱۶

۵۱۷/۵۱۸

۵۱۹/۵۲۰

۵۲۱/۵۲۲

۵۲۳/۵۲۴

۵۲۵/۵۲۶

۵۲۷/۵۲۸

۵۲۹/۵۳۰

۵۳۱/۵۳۲

۵۳۳/۵۳۴

۵۳۵/۵۳۶

۵۳۷/۵۳۸

۵۳۹/۵۴۰

۵۴۱/۵۴۲

۵۴۳/۵۴۴

۵۴۵/۵۴۶

۵۴۷/۵۴۸

۵۴۹/۵۵۰

۵۵۱/۵۵۲

۵۵۳/۵۵۴

۵۵۵/۵۵۶

۵۵۷/۵۵۸

۵۵۹/۵۶۰

(بھیرہ)	<p>۷۸۶</p> <p>شخصی سلام</p> <p>۱۰</p>	<p>ماہنامہ</p>
جلد ۲۶	<p>۱۳۷۵ھ مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۵۵ء</p> <p>شمار ۱۰</p>	

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	مماحب مضمون	نمبر صفحہ
۱	یزم انصار	ادارہ	۴
۲	تعلیمات اسلامی	"	۵
۳	عسکرم و عرفان کا بے نظیر مظاہرہ	ما خود	۱۰
۴	دو فنی یزم کا نتائج	محترم راجہ رشید احمد صاحب محمد میاں نوری	۱۵
۵	دو ماہیہ معشایہ	جناب ایم غلام محمد خان صاحب سیکنڈ ماسٹر	۱۷
۶	باب الاستفسارات	حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب فاروقی	۲۱
۷	ماشورہ کا تعزیتی جلوس	منقول	۲۳
۸	از واج البقی علی اللہ علیہ وسلم	علامہ محمد سلیمان صاحب پٹیا نوری مرحوم	۲۴
۹	شان اصحاب (نظم)	جناب صفوی نور اللہ صاحب عیش ازمدری	۳۱

یا اہتمام غلام حسین ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر ثانی برقی پریس سرگودھا میں چھپ کر دفتر رسالہ شخص سلام جامع مسجد بھیرہ شائع ہوا

بزم انصار و کوائف کارکردگی حزب انصار بھیرہ

(کاش)

دارالعلوم عزیزیہ : دارالعلوم عزیزیہ میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہے۔ طالبان علوم و دینہ مصروف تعلیم ہیں۔

تعمیر کتب خانہ : کتب خانہ کے کمروں کی تعمیر ہو چکی ہے۔ اور پستر ہو رہا ہے۔

تبلیغ : مولوی محمد عظیم صاحب فاضل عزیزیہ نے اس ماہ یکم و شمالی سلطان پور، کھیوڑہ، بادشاہ پور، خواجہ آباد، سکس بارہ، ڈھڈا، بھٹا، دیگر مقامات پر پیغام حق پہنچایا۔

اور مولوی محمد حسین صاحب مبلغ حزب الانصار نے پن وال، یکم جانی ڈھڈا، جالپ، یکم جنوبی، یکم جنوبی (کوٹھمن)، یکم عثمان، مردلیا نوالہ، ہرنپور، غریوال، مدھوال، کھیوڑہ، دیگر مقامات کا دورہ کر کے پیغام خداوندی لوگوں تک پہنچایا۔

شخص الاسلام : مندرجہ ذیل حضرات نے شمس الاسلام کی سرپرستی قبول فرمائی۔ جہاں اللہ احسن الجزاء۔

محترم حافظ محمد شریف صاحب گلیال
محترم مولوی محمد اقبال صاحب یکم ۲۸۸
محترم حکیم مولوی محمد صالح صاحب میرپور خاص
محترم محمد امیر خان صاحب ایبٹ آباد
محترم حضرت الحاج مونی جان محمد صاحب ہاگڑ
محترم چودھری ولی محمد صاحب ڈوبہ ٹیک سنگھ
محترم حکیم محمد عبداللہ صاحب حضور پور
محترم مولوی علی محمد صاحب یکم ۲۳۷ وغیرہ وغیرہ
(باقی آئندہ)

محترم حاجی عبدالرحیم صاحب یکم داداس
محترم مولوی حافظ غلام مرتضیٰ صاحب
محترم حافظ محمد براہیم صاحب پنج گرائیں
محترم مولوی اللہ یار خان صاحب پکوٹالہ
محترم غلام علی صاحب کند وال
محترم حافظ قاضی محمد رضا صاحب نئی
محترم مولوی علم الدین صاحب یکم ۱۹۴
محترم مولوی محمد علی صاحب گروٹ
محترم مولوی غلام محمد صاحب یکم جہاد

یقتیہ صفحہ : کیا ہے۔ کہتے ہیں ماں کے پاؤں کے نیچے برشت ہے۔ مرزا دیرے ترجمہ کیا، غ تحت قدم والدہ فردوس بریں ہے۔ حدیث شریفہ کے درج کرنے کا مدعا یہ ہے کہ جب جہانی ماں کی خدمت کا اس قدر جرمیل ہے۔ تو ایمانی ماں کی خدمت کا اجر عظیم ہونا بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے۔ قل الحمد للہ ما بل اکثرہم لایعلمون ہ
یہ ہے کہ ماں کا درجہ جلتے والے اور ماں کی خدمت کرنے والے سے بڑا ہے۔

<p>اور آپس میں رماحق اختلاف کے لئے، جھگڑا نہ کرو۔ (اگر کرو) تو بوڑھے بن جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی۔</p>	<p>ولا تمتازعوا ففشلوا وتنہب سہیحکم۔ (الانفال ع ۶)</p>	<p>جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپانا چاہئے ولا تلبسوا الحق بالباطل اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ وتكتموا الحق وانتم تعلمون۔ (البقرہ ع ۵) حق بات نہ چھپاؤ۔</p>
<p>شکریہ کا حکم اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو اور زیادہ (نعمتیں) دوں گا۔ اور جو شکر کرے گا وہ اپنے ہی بدلے کے لئے شکر کریگا۔ ہر کام مشورے سے کیا کرو وشا وسامعہم فی الاہم۔ (آل عمران ع ۱۵)</p>	<p>لئن شکرت لآزیدنکم۔ (ابراہیم ع ۲) ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ۔ (لقمان ع ۱)</p>	<p>اچھی بات کا حکم اور بری بات سے منع کرنا حکم اقم الصلوٰۃ و اقم بالعصوف و امنہ اور اچھی بات کا حکم کرتا عن للنکس و اصبر اور بری بات سے منع کرتا علی ما اصابک ان ذلک رہ اور جو آفت تجھ پر آن پڑے من عزم الاموسا۔ اس پر صبر کر۔ یہ بڑے (لقمان ع ۱) ضروری کام ہیں۔</p>
<p>دوسروں پر نہ ہنسو لا یسخر قوم من قوم علی ان یكونوا خیرا منہم (المحجرات ع ۲)</p>	<p>لا یسخر قوم من قوم علی ان یكونوا خیرا منہم (المحجرات ع ۲)</p>	<p>خذ العفو و امر بالعرف واعرض عن الجہلین (الاعراف ع ۲۳)</p>
<p>اجتنبوا کثیرا من الظن۔ ان بعض الظن اشر۔ (المحجرات ع ۲)</p>	<p>اجتنبوا کثیرا من الظن۔ ان بعض الظن اشر۔ (المحجرات ع ۲)</p>	<p>ماں باپ کے متعلق حکم فلا تقل لہما اف (بنی اسرائیل ع ۳)</p>
<p>احسان کرنے کا حکم واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین۔ (البقرہ ع ۱۷۷) ان اللہ یمہر بانحلال و الاحسان۔ (النحل ع ۱۳)</p>	<p>احسان کرنے کا حکم واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین۔ (البقرہ ع ۱۷۷) ان اللہ یمہر بانحلال و الاحسان۔ (النحل ع ۱۳)</p>	<p>ماں باپ کو جھڑکنا نہ چاہئے ولا تخمہما ہما۔ (بنی اسرائیل ع ۳) ماں باپ کو جھڑکنا نہ چاہئے وقل لہما قولا کم یسما۔ (بنی اسرائیل ع ۳)</p>

یتیم کے ساتھ نیک سلوک کرو

واعبدوا اللہ ولا تشکروا اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور کسی کو
بہ شیئاً وبالوالدین اس کا شریک نہ بناؤ اور ماں
احساناً وبذی القربانی باپ سے نیکی کرو اور ناطے والوں
والیتیمی۔ (النساء ع ۵) اور یتیموں سے۔

محتاج کیساتھ نیکی کر نیکی ہدایت

واعبدوا اللہ ولا تشکروا اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور کسی کو
بہ شیئاً وبالوالدین اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور ماں
احساناً وبذی القربانی باپ اور ناطے والوں اور محتاجوں
والیتیمی والمساکین۔ سے نیکی کرو۔ (النساء ع ۵)

ہمسایہ کیساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے

واعبدوا اللہ ولا تشکروا اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور
بہ شیئاً وبالوالدین اس کا کوئی شریک نہ بناؤ اور
احساناً وبذی القربانی ماں باپ سے اور قربت والے
والیتیمی والمساکین و اور یتیموں اور فقروں سے اور

الجاریذی القربانی والجار ہمسایہ قرب سے اور ہمسایہ
الجنب۔ (النساء ع ۵) اجنب سے نیکی کرو

یاس بیٹھنے والے کیساتھ عمدہ سلوک کر نیکی حکم

واعبدوا اللہ ولا تشکروا اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور
بہ شیئاً وبالوالدین اس کا شریک کسی کو نہ کرو اور

احساناً وبذی القربانی ماں باپ سے نیکی کرو اور ناطے
والیتیمی والمساکین و والے اور محتاجوں اور نزدیک

الجاریذی القربانی والجار کے ہمسایوں اور پاس بیٹھنے
الجنب والصاحب والے سے۔

(النساء ع ۵)

مسافر کے ساتھ اچھا برتاؤ کر نیکی تاکید

حکم دیا ہے۔

اور تیرے مالک نے قطعی
فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے
یعنی اللہ کے (سوا کسی کو
نہ پوجو اور ماں باپ سے
اچھا سلوک کرو۔

اور ہم نے آدمی کو یہ حکم
دیا ہے کہ اپنے ماں باپ
سے اچھا برتاؤ کرے۔

اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور
اس کا شریک کسی کو نہ بناؤ
اور ماں باپ سے نیکی کرو۔

نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھ کرو

نیکی کا بدلہ نیکی ہے۔

(الحسن ع ۳)

اچھا بدلہ ملنے کی نیت احسان مہرت کرو

اور اس نیت سے احسان نہ کرو
کہ اس سے اچھا بدلہ ملے۔

رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے

اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور کسی
کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور

ماں باپ اور ناطے والوں سے
نیکی کرو۔

اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان
کرنے اور ناطے والوں کو دینے
کا حکم کرتا ہے۔

اور ناطے والوں کا حق ادا کرو۔

(الاحقاف ع ۲)

وقضیٰ سہلک ان
لا تعبدوا الا ایاہ
وبالوالدین
احساناً۔

دینی اسرائیل ع ۳)

ووصینا الانسان
بوالدیہ حسناً۔

(العنکبوت ع ۱)

واعبدوا اللہ ولا تشکروا
بہ شیئاً وبالوالدین

احساناً۔ (النساء ع ۵)

ہل جزاء الاحسان الا
الاحسان۔

ولا تمنن تستكثر
(المذثر ع ۱)

رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے

واعبدوا اللہ ولا تشکروا
بہ شیئاً وبالوالدین

احساناً وبذی القربانی۔
(النساء ع ۵)

ان اللہ یاہم بالعدل
والاحسان وایتا ع

ذی القربانی۔ (انزل ع ۳)

وأت ذالقربانی حقہ ذی القربانی
(ع ۳)

<p>اور جو ان کا فیصلہ کرنا چاہے تو انصاف سے فیصلہ کرے۔ انصاف کو قائم رکھو۔</p>	<p>وان حکمت فاحکم بینہم بالعسط۔ (المائدہ ع ۱۲) کو نوا قوامین بالعسط۔</p>	<p>اور اللہ کو پوجو اور اس کا شریک کسی کو مت بناؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر سے۔</p>	<p>واعبدوا اللہ ولا تشربوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربی والیتیمی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل۔ (النساء ع ۵)</p>
<p>اور بے جا مت اڑاؤ و اسراف مت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ بے جا اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔</p>	<p>ولا تشربوا انہ لا یحب المسرین۔ (الانعام ع ۱۷) ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوماً محسوراً۔ (بنی اسرائیل ع ۳)</p>	<p>اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور اس کا ساجھو کسی کو مت بناؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر سے غلام سے نیک سلوک کرو</p>	<p>واعبدوا اللہ ولا تشربوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربی والیتیمی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب ابن السبیل وما ملکت ایمانکم۔ (النساء ع ۵)</p>
<p>پھر تو دنیا سے برادار، ہاتھ خالی ہو کر بیٹھو۔ ان بیجا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ (شیطان کے دوست اور اس کے تابع ہیں) اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہے۔</p>	<p>ان اللبذسین کا نوا انھوں الشیطین۔ وکان الشیطان لہا بہ کفو۔ (بنی اسرائیل ع ۳)</p>	<p>اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور اس کا ساجھو کسی کو مت بناؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر سے غلام سے نیک سلوک کرو</p>	<p>واعبدوا اللہ ولا تشربوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربی والیتیمی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب ابن السبیل وما ملکت ایمانکم۔ (النساء ع ۵)</p>
<p>اور اپنا ہاتھ سیکڑ بھی نہیں کہ گردن الی عنقک۔ (بنی اسرائیل ع ۳) اور جو شخص اپنے نفس کی بچھلی اور لالچ سے بھاتا گیا تو ایسے لوگ مراد کو پہنچیں گے۔</p>	<p>ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک۔ (بنی اسرائیل ع ۳) ومن یوق شحم نفسه فاؤ لمک ہم الفلحون۔ (الحشر ع ۱)</p>	<p>اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور اس کا ساجھو کسی کو مت بناؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر سے غلام سے نیک سلوک کرو</p>	<p>ان اللہ یا اہم بالعدل (انفل ع ۵) واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ (النساء ع ۵)</p>
<p>اور جو شخص اپنے نفس کی بچھلی اور لالچ سے بھاتا گیا تو ایسے لوگ مراد کو پہنچیں گے۔</p>	<p>ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک۔ (بنی اسرائیل ع ۳) ومن یوق شحم نفسه فاؤ لمک ہم الفلحون۔ (الحشر ع ۱)</p>	<p>اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور اس کا ساجھو کسی کو مت بناؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر سے غلام سے نیک سلوک کرو</p>	<p>فلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا۔ (سورۃ النساء ع ۵) اعدلوا هو اقرب للتقوی۔ (المائدہ ع ۲)</p>
<p>اور جو شخص اپنے نفس کی بچھلی اور لالچ سے بھاتا گیا تو ایسے لوگ مراد کو پہنچیں گے۔</p>	<p>ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک۔ (بنی اسرائیل ع ۳) ومن یوق شحم نفسه فاؤ لمک ہم الفلحون۔ (الحشر ع ۱)</p>	<p>اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اور اس کا ساجھو کسی کو مت بناؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر سے غلام سے نیک سلوک کرو</p>	<p>فلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا۔ (سورۃ النساء ع ۵) اعدلوا هو اقرب للتقوی۔ (المائدہ ع ۲)</p>

علم و عرفان کا بے نظیر مظاہرہ

حضرت بایزید بٹامیؒ دیر سمنان میں

غصہ اور برہمی پیدا ہو گئی۔ اور لوگوں نے اس راہب سے کہا کہ ہم کو اجازت دیجئے تاکہ ہم اس کو قتل کر دیں۔ اس راہب نے کہا، بدون کسی دلیل اور برہان کے قتل نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ پہلے تمام حجت کے طور پر اس سے گفتگو کرو۔ اس کے بعد پھر اسے قتل کر دینا۔ یہ سنکر مجمع کی نگاہیں اس نو وارد کو تلاش کرنے لگیں۔ راہب نے کہا، اے محمدی میں تجھ کو تیرے نبی کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو جس جگہ بیٹھا ہے وہیں کھڑا ہو جا۔ اگر تو نے ہم کو مطمئن کر دیا تو ہم تیری اتباع کریں گے۔ لیکن اگر تو اسلام کے متعلق ہمارے شبہات کو دودھ نہ کر سکا تو ہم تجھ کو قتل کر دیں گے۔ حضرت بایزیدؒ یہ سنکر فوراً کھڑے ہو گئے۔ مجمع کی منتظر نگاہوں کو سکون ہوا۔ راہب نے کہا کہ اے محمدی ہم تجھ سے چند سوال کرتے ہیں۔ اگر تو نے جواب دیدیا تو ہم تیری اور تیرے دین کی اتباع کریں گے۔ ورنہ اسی مجمع کے سامنے مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت بایزیدؒ نے سوالات کی اجازت دیدی۔

راہب : ہر بتاؤ وہ ایک کیا ہے جس کا وہ سر انہیں چروا
بایزید : ہر ایسا ایک جس کا کوئی ثانی نہ ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

راہب : وہ دو کیا ہیں جن کا تیسرا نہیں ؟
بایزید : وہ دونوں رات اور دن ہیں۔ جن کا تیسرا نہیں ہے۔ وجہ اللیل والنہار آیتیں۔

حضرت بایزید بٹامیؒ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن مراقبہ میں ارشاد ہوا کہ تم یہود کا لباس پہن کر دیر سمنان میں جاؤ۔ اور یہودیوں کی عید میں شریک ہو۔ حضرت بایزیدؒ اول تو اس الہام سے گہرائے۔ لیکن جب متواتر اسی قسم کا الہام ہوتا رہا تو آخر آپ نے یہودیوں کا لباس پہنا۔ اور عید کے روز سمنان میں تشریف لے گئے۔ جب تمام یہودی جمع ہو گئے اور ان کے بڑے بڑے عالم جمع میں آگئے، تو سب بڑا راہب تقریر کرنے کے لئے اٹھا۔ لیکن جب کھڑا ہوا تو تقریر پر قادر نہ ہو سکا۔ اور اس کے قلب پر ایک خاص اثر محسوس ہوا۔ جس کے باعث اس کی زبان بیکار ہو گئی۔ جب دیر تک وہ خاموش کھڑا رہا تو لوگوں میں شور مچ گیا۔ اور لوگوں نے اس سکوت کی وجہ دریافت کی۔ تو اس راہب نے کہا کہ آج ہمارے مجمع میں کوئی محمدی گھس آیا ہے۔ اس محمدی کے باعث میں تقریر نہیں کر سکا کیونکہ وہ ہمارا امتحن بن کر آیا ہے۔ یہ سنکر تمام مجمع میں

بِقَبْلِهِ صَدِّ - مَرَحًا -
وَلَا تَقْشَرِ فِي الْأَسْرَافِ
هَٰذَا - إِنَّ اللَّهَ لَا يَحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوسًا -

دلقمان ع ۲۷
وَأَقْصِدْ فِي مَشِيئِكَ -
دلقمان ع ۲۸

نہ چل - (بنی اسرائیل ع ۳)
آوردین میں اترا تا ہوا دکھاتا ہوا،
مت چل۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی اترا
دکھانے، والے شیخی خود کو پسند
نہیں کرتا۔
آدھ کی چال چلا کر نہ بہت تیز
نہ بہت آہستہ۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں تیرہ چیزوں کو
سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ انی سہایت احل عشتہا تو کبیا
والشمس والقمر سہایتہم لی ساجدین۔

راہب : ہر وہ کونسی قوم ہے جس نے جھوٹ
بولی اور جنت میں گئی۔ اور وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے
سج بولا اور جہنم میں گئے ؟

پائیزید : ہر حضرت یوسف کے بھائیوں نے جھوٹ
بولی لیکن وہ جنت میں گئے۔ یا ابا نانا ڈھبنا
نستبقی وترکنا یوسف عند متاعنا۔

یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے کی تکذیب
کرنے میں سچے ہیں۔ لیکن یہ بھی دوزخ میں جائیں گے۔
وقالت الیہود لیست النصاری علی شیء وقالت
النصاری لیست الیہود علی شیء۔

راہب : ہر تیرے تمام جسم میں تیرے نام کا ستر
کہاں ہے ؟

پائیزید : ہر مستقر الاذناک تیرے نام کا ستر
تیرے کان ہیں۔

راہب : ہر والااریات ذرؤا خالطات و قرأنا جاریا
یسرا فالتمعات امرا۔ ان آیتوں کی تفسیر بتاؤ ؟
پائیزید : ہر خاریات سے مراد ہوائیں ہیں۔ اور
خالطات سے پانی کے بھرے ہوئے بادل مراد ہیں۔
جاریات سے کشتیاں اور تمعات سے مراد وہ فرشتے
ہیں جو ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک انسانوں
کے لئے رزق ربانی کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

راہب : ہر وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تنفس
کی نسبت کی گئی ہے۔ لیکن اس میں روح نہیں ہے۔
لیکن پھر بھی تنفس موجود ہے ؟

راہب : ہر وہ تین چیزیں کیا ہیں جن کا پوچھا نہیں ہے ؟
پائیزید : ہر عرش، کرسی، قلم۔

راہب : ہر وہ چار چیزیں بتاؤ جن کا پانچواں نہیں ہے ؟
پائیزید : ہر توبت، انجیل، زبور، قرآن۔
راہب : ہر وہ پانچ کیا ہیں جن کا چٹا نہیں ؟
پائیزید : ہر پانچ مفرد خدا نمازیں۔

راہب : ہر وہ چھ چیزیں کیا ہیں جن کا ساتواں نہیں ؟
پائیزید : ہر وہ چھ دن ہیں جن میں زمین و آسمان کی خلق
ہوئی۔ ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستة ایام۔

راہب : ہر ایسی سات چیزیں بتاؤ جن کا آٹھواں نہ ہو ؟
پائیزید : ہر سات آسمان۔ خلق سبع سموات طباقا۔

راہب : ہر ایسی آٹھ چیزیں کیا ہیں جنکی نویں نہیں ؟
پائیزید : ہر مالان عرش، دیکھل عرش، ربک فوقہم
یومئذ ثنائیہ۔

راہب : ہر وہ نو چیزیں کیا ہیں جن کا دسواں نہیں ؟
پائیزید : ہر حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کی وہ نو
بستیاں جن میں مفسدین آباد تھے۔ دکان فی اللدینۃ

تسعة سہط یفسدون فی الاسرار ولا یصلحون
راہب : ہر عشرہ کا مکہ کیا ہے ؟

پائیزید : ہر جو شخص حج تمتع کرے اور قربانی کی انتظار
نہ رکھتا ہو تو اس کو دس دن رونے رکھنے چاہئیں۔ ان روزوں

کے دس دن سے عشرہ کا مکہ مراد ہے۔ فصیام ثلثۃ
ایام فی الحج وسیعۃ اخاسر جمعتم۔ ثلاث عشتہا کاملۃ۔

راہب : ہر گیارہ اور بارہ تیرہ چیزیں کیا ہیں جن کا
خدا نے تذکرہ کیا ہے ؟

پائیزید : ہر حضرت یوسف کے بھائی اور بارہ بیٹے۔
ان عداۃ الشہوس عند اللہ اثنا عشر شہرا۔

بایزید : مر وہ صبح صادق ہے جس میں روح نہیں ہو
لیکن پھر بھی تنفس موجود ہے۔ والصبح اذا تنفس۔

راہب : مر وہ چودہ چیزیں کیا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ
سے تکلم کی شرافت حاصل ہے ؟

بایزید : مر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں۔ فقال
لها وللارض ائتيا طوعا او كرها قالنا اتينا

طاعة حين۔

راہب : مر وہ قبر کوئی ہے جو اپنے مدفون کو لے
لے پھری ؟

بایزید : مر حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی۔
فالتقمه الحوت وهو ملیم۔

راہب : مر وہ پانی کو نسا ہے جو نہ تو آسمان سے برسا
اور نہ زمین سے نکلا گیا ہو ؟

بایزید : مر حضرت سلیمان نے بلقیس کو جو پانی بھیجا تھا
وہ گھوڑوں کا پیٹہ تھا جو نہ آسمان سے برسا اور نہ زمین
سے نکلا۔

راہب : مر وہ چار چیزیں بتاؤ جو نہ ماں کے پیٹ
سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور نہ باپ کی پیٹھ سے گذری ہوں ؟

بایزید : مر حضرت اسمعیل کا بیٹہا، حضرت
مناجیح کی اولاد، حضرت آدم و حوا۔

راہب : مر جو خون سب سے پہلے زمین پر بہا وہ
کس کا تھا ؟

بایزید : مر سب سے پہلے ہابیل کا خون تھا جو قابیل
کے قتل سے زمین پر بہا گیا۔

راہب : مر وہ چیز کیا ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور
پیدا کر کے خود ہی اس کو خرید لیا ؟

بایزید : مر مومن کا نفس جس کو خدا نے پیدا کر کے خرید

لیا۔ ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم و
اموالهم۔

راہب : مر کوئی آواز ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور
پھر اسکی برائی بیان کی ؟

بایزید : مر وہ گدھے کی آواز ہے۔ ان انكرا الاصوات
لصوت الخیر۔

راہب : مر وہ کوئی مخلوق ہے جس کو خدا نے پیدا
کر کے اس کی عظمت سے خوف دلایا ہو ؟

بایزید : مر عورتوں کا کمر۔ ان کیدن کن عظیم۔

راہب : مر وہ کیا ہے جس کو خدا نے خود پیدا کیا اور
پھر خود ہی اس کے متعلق سوال بھی کیا ہو ؟

بایزید : مر حضرت موسیٰ کا عصا جو خدا کا پیدا کیا ہوا
تھا اور پھر خدا نے اس کے متعلق استفسار بھی کیا۔ وما
تلك بيمينك يا موسى۔

راہب : مر عورتوں میں بزرگ ترین عورتیں اور
دریاؤں سے سب سے افضل دریا کوئی ہے ؟

بایزید : مر حضرت حوا، خدیجۃ الکبریٰ، عائشہ، آسیہ،
فاطمہ، مریم۔ دریاؤں میں بہترین دریا بیحون، سیحون
وجلہ، فرات دریا ہے نیل۔

راہب : مر بزرگ ترین پہاڑ اور بزرگ ترین چوٹے
بایزید : مر پہاڑوں میں بزرگ پہاڑی جبل طور۔ اور
چوٹیوں میں بہترین چوٹے گھوڑے۔

راہب : مر بارہ مہینوں میں بہترین مہینہ کونسا ہے۔
اور راتوں میں بہترین رات کوئی ہے۔ اور لفظ طامت

کی تفسیر کیا ہے ؟

بایزید : مر بہترین مہینہ رمضان کا ہے۔ شہر رمضان
الذي انزل فيه القمآن۔ اور راتوں میں بہترین رات

کھادی، منہ کا تھوک میٹھا اور ناک کی رطوبت کا مزہ ترش۔

راہب : مر لفظ نفیر، قطیر اور قیل کی تفسیر بیان کر دے ؟

بایزید : مر نفیر کھجور کی گٹھلی کے پیچھے جو سفیدی ہوتی ہے، اور قطیر سفید چھلکا، قیل گٹھلی کے پیچ میں جو سفید دھانکا ہوتا ہے اسے قیل کہتے ہیں۔

راہب : مر لفظ بسد اور بند کی تفسیر بتاؤ ؟

بایزید : مر هوشعہ الضان والمعنى - بکری اور بھیڑ کے بالوں کا نام ہے۔

راہب : مر بتاؤ ہم اور رم کس کا نام ہے ؟

بایزید : مر حضرت آدم علیہ السلام سے پیشتر کی امتوں کا نام ہے۔

راہب : مر بتاؤ گدھا اپنی آواز میں کیا کہتا ہے ؟

بایزید : مر لعن الله العشار یعنی خدا ٹیکس وصول کرنے والوں پر لعنت کرے۔

راہب : مر کتے کی آواز کیا ہے ؟

بایزید : مر ویل لاهل النار من غضب الجبار۔ اہل جہنم پر خدا کے غضب سے ہلائی نازل ہو۔

راہب : مر بیل کی تسبیح کیا ہے ؟

بایزید : مر سبحان الله وبحمده۔

راہب : مر گھوڑا میدان جنگ میں کیا کہتا ہے ؟

بایزید : مر سبحان حافظی اذا التفتت الابطال و اشتعلت المسبالات بالرجال۔

راہب : مر اونٹ کی تسبیح بتاؤ ؟

بایزید : مر حسبي الله وكفى بالله وكيلا۔

راہب : مر طاؤس کی تسبیح کیا ہے ؟

ليلة القدس۔ ليلة القدر ما خیر من الف شهر۔

طامت قیامت کے دن کا نام ہے۔

راہب : مر ایک درخت میں بارہ ٹہنیاں ہیں اور ہر ٹہنی میں تیس پتے اور ہر پتے میں پانچ پھول ہیں۔ دو پھول دھوپ میں اور تین پھولوں پر سایہ پڑ رہا ہے۔ بتاؤ یہ کیا چیز ہے ؟

بایزید : مر درخت سے مراد سال ہے۔ جس میں بارہ مہینے اور ہر مہینے میں تیس دن اور ہر دن میں پانچ پھول یعنی بی پانچ وقت کی نمازیں ہیں۔ جن میں سے نہر و عصر سوچ کی روشنی میں ادا کی جاتی ہے۔ اور تین نمازیں مغرب، عشاء، صبح سایہ میں یعنی غروب آفتاب کے بعد ادا ہوتی ہیں۔

راہب : مر وہ کیا شے ہے جس نے کعبہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کیا حالانکہ نہ تو اس میں روح ہے اور نہ اس شے پر حج ہی فرض ہے ؟

بایزید : مر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جب طوفان کی حالت میں یہ کشتی جزیرۃ العرب کی زمین پر پہنچی تو بیت اللہ کا طواف کیا اگرچہ بیت اللہ پانی میں غرق تھا۔

راہب : مر اللہ نے کتنے نبی مرسل پیدا کئے اور غیر مرسل کتنے ؟

بایزید : مر صحیح علم تو اللہ ہی کو ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہو چکے ہیں۔ جن میں سے تین سو تیرہ مرسل اور باقی غیر مرسل۔

راہب : مر وہ چار چیزیں کونسی ہیں جن کی اصل تو ایک ہے، لیکن ان کا رنگ اور مزہ آپس میں مختلف ہو ؟

بایزید : مر یہ چاروں چیزیں آنکھیں، کان، ناک اور منہ ہے۔ کانوں کی رطوبت کا مزہ کڑوا، آنکھوں کا پانی

بایزید : ہر الرحمن علی العرش استوی ۔

راہب : ہر بل کی خوش الحانی میں کونسی آیت ہے ؟

بایزید : سبحان اللہ میں تمسوں وحین تصبحون ۔

راہب : ہر منڈک کی تسبیح کیا ہے ؟

بایزید : سبحان المعبود فی اسرار والفقار سبحان

الملک الجبار ۔

راہب : ہر وہ کیا چیز ہے جس پر خدا نے وحی بھیجی ،

لیکن نہ وہ انسان ہے ، نہ جن اور نہ ملائکہ ؟

بایزید : ہر شہد کی کھٹی ۔ واوحی سر جاکہ الی النحل

ان اتخذی من الجبال بیوتا ۔

اس کے بعد حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اگر کوئی اور سوال ہو تو بتاؤ ۔ لیکن راہب نے انکار کر دیا ۔

اور کہا کہ مجھے اب کچھ دریافت کرنا نہیں ہے ۔ اس کے

بعد حضرت بایزید نے فرمایا اب مجھے بھی تم سے ایک

سوال کرنا ہے ۔ اے راہب تو آسمانی کتب سے واقف

ہے ، صرف ایک سوال کا جواب دے کہ آسمان اور

جنت کی کبھی کیا ہے ؟ راہب اس سوال کو سنا

حیرت زدہ ہو گیا ۔ حضرت بایزید نے مجمع کو مخاطب

کے کہا ، میں نے اتنے سوالوں کا جواب دیا ۔ لیکن تمہارا

راہب ایک سوال کا جواب دینے سے بھی اعراض کر رہا

ہے ۔ راہب نے یہ سنا کہ میں جواب دینے کو تیار

ہوں ۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ حاضرین مجھ سے موافقت

نہ کریں گے ۔ تمام حاضرین نے کہا اگر کوئی حق بات ہے تو

راہب اس کو ظاہر کر دے ۔ ہم موافقت کے لئے تیار ہیں

تو ہمارا سردار ہے ۔ ہم تیرے مطیع ہیں ۔ اگر کوئی ہدایت

تیری نظر میں ہمارے لئے مفید ہے تو تو اس کو صاف

طور پر ظاہر کر دے ۔

راہب نے کہا ، سچی بات یہ ہے کہ جنت کی کبھی

لَا اَلَا اللہ اللہ محمد رسول اللہ ہے ۔

راہب سے یہ سن کر تمام حاضرین نے اپنے مسلمان

ہونے کا اعلان کر دیا ۔ یہود میت کے زنا توڑے گئے ۔ اور

حضرت بایزید کے ہاتھ پر سب لوگ مشرف باسلام ہوئے

اور حضرت بایزید کو امام ہوا کہ تو نے ہماری خاطر یہودیت

کا لباس پہنا تھا ۔ ہم اس اطاعت کے صلے میں تیری

وساطت سے سینکڑوں کو اسلام میں داخل کر دیا ۔

(ارض الفائق)

بقیہ ۲۲ : ہر کرتا ہے تو ہے اس کا قائم مقام تجویز کر لیا

جانتے ۔ اس کے بعد اس بادشاہ کے کس و فن کا انتظام ہونا

ہے ۔ حالانکہ دنیا کے اور مرنے والوں کے تعلق ان کا مردہ ہونے

رکن کی صورت میں طرح طرح کے اندیشہ لاحق ہوتے ہیں ۔

اور یہاں تو ان باتوں کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا ۔ پھر اگر ایسی صورت

میں اگر ان حضرات نے مسلمانوں کے نظام قائم رکھنے کیلئے پہلے خلیفہ

کی ضرورت کا احساس کیا تو کیا بری بات کی ۔

واقعی خلیفہ کا مقدر ہو جانا سب بڑی اور اہم ضرورت

تھی ۔ ورنہ آپ ہی فرمائیے کہ آئندہ ہونے والے امور کا مثلاً

انحضرت کی آرا مگاہ بنانے کا اختلاف ، یا نماز جنازہ پڑھنا

اور اس کی امامت کا اختلاف ، یا مسلمانوں کے دیگر نزاعات

کا فیصلہ کون کرتا ۔ خلیفہ ہو جانے سے یہ تو ہو گیا کہ اس کی

موجودگی میں اس قسم کے کوئی تھنی نہیں آئے ۔ اور جو

آئے بھی تو فوراً رفع ہو گئے ۔

ایک اور بات بھی کہی جاسکتی ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور

حضرت فاطمہ زہرا و حضرات حسنین رضی اللہ عنہما آپ کو

غسل وغیرہ دینے پر مامور تھے ۔ اگر یہ حضرات وہاں پر خالی

(باقی صلا پر دیکھیں)

رونقِ بزمِ کائنات

(محترم راجہ رشید احمد صاحب محمود میا نووی)

۵

محمود ابھی تک روئے اقدس نہیں ملا

ابھی تک میرے دل کو بہت اضطراب ہے

محمدؐ، ارضِ شرب و بطحا کو باغِ خلا سے زیادہ رتبہ بخشے والا، جملہ انبیاء و مرسلین کا سرور و سردار، وہ باعثِ تخلیقِ عالم، ہادیِ اکرم، وہ پاک ذات جس کے تشریف لانے سے عرب کی قحط سالی دور ہو گئی، ظلمت کی بجائے نور جاگزیں ہوا۔ کفر کے اندھیرے کو مٹانے والا محمدؐ۔ وہ جس نے ہمیں انسانیت کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ عبد اللہؐ و آمنہؓ کی یادگار محمدؐ، جس کے اس دنیا پر آنے سے آشکے بجھ گئے، بتِ سرنگوں ہوئے، قیصر و کسری کے ایوان لرز اٹھے۔

معبود حقیقی کو معبود منوانے والا محمدؐ۔ منصف

نازک کو حقوقِ زندگی دلانے والا۔ عبد کا رشتہ معبود

سے جوڑنے والا محمدؐ۔ وہ شخص جس کے ایک اشارے

نے نظامِ کائنات درخشاں و روشن ہو گیا۔ خاندانِ ہاشمی

کا تاجدار، دنیا کے تیرو تار کو اسفلِ سافلین کے عمیق

کھڈ سے نکالنے والا، مذہبِ اسلام کا بانی، عالم،

جاہل اور فتنہی قوم کو رحیم و کریم بنانے والا محمدؐ۔ وہ

جس نے بتوں کی پرستش کرنے والوں کو مالکِ حقیقی کا در

دکھایا۔ وہ پیکرِ انسانیت جس نے ہر ایک مومن اور

مومنہ کے لئے علم سیکھنا لازمی قرار دیا۔ حریت و مساوات کا علمبردار محمدؐ۔ جاہل پڑوؤں کو شوکت و شرم و ادب و جم عطا

کر نوالا۔ بادشاہِ جہان محمدؐ۔ جس کے گھر کئی کئی دن چولہا نہ جلتا

تھا۔ وہ مردِ شجاع جس نے ہزاروں اکابرینِ کفار کے چمکے چمڑے

دیئے۔ وہ حلیم محمدؐ جس نے کبھی کسی کے لئے بددعا نہیں کی۔

صابر و شاکر، جو طائف میں زخمی ہوا۔ اُحد میں دانت

تھرید کر وائے۔ لیکن اپنے پائے استقلال کو ہلکی سی جنبش

دینا بھی گوارا نہ کی۔ وہ یتیموں، یواؤں اور غریبوں کا

نغمِ خوار، عاصیوں اور گنہگاروں کا شافع، وہ محبوب

خدا جس نے شبِ معراج نہایت قلیل مدت میں تمام نظامِ

عالم کا محاسبہ فرمایا۔

وہ ام الکتاب قرآن کا سبق دینے والا محمدؐ، حریت

کا داعی جس نے عرب کے بت پرست جاہلوں کو اپنے خلقِ

عظیم اور انوث و مردت سے متاثر کیا۔ وہ شمسِ الفجر جس

نے زمانے کو تباہی و بربادی سے بچا لیا۔ وہ جس کے نور

نے کفر و جہالت کی سیاہی کو دور کیا۔ محبوبِ خدا، وہ پیغمبرِ

اسلام جس نے اپنے غلاموں کو صرف خدا سے خائف رہنا

سکھایا۔ وہ مجاہدِ اول جس نے حکمِ باری تعالیٰ جہاد کی

ترغیب دی۔

کالی کالی والا والیل کی زلفوں اور وشمس کے رخ

انور والا محمدؐ، سرورِ انبیاء، ہادیِ عالم جس نے کفر و شرک

کی بنیادیں ہلا دیں۔ وہ توحید کا علمبردار جس پر نبوت

ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم کر دی گئی۔ ماہِ آمنہ، ہر عرب

و عجم جس نے ہمیں ایک خدا کے آگے سر جھکانا سکھایا۔

کائنات پر ہر دم درود۔ دنیا کو قعرِ مذلت سے نکالنے والے محبوب، تجھ پر سلام۔ خیر الانام، محبوب ذوالجلال والاکرام تجھ پر سلام۔ فخر موجودات، سرور کائنات رونق بزم کائنات! تجھ پر تا حشر محمود کا سلام۔
اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک و
سَلِّمْ +

صفحہ ۱۲ چوکا بقیہ: نہ نہیں بیٹھے رہے تو کیا نقصان ہوا۔ اور چونکہ ان حضرات اور حضرات شیخین کے درمیان میں جیساکہ مخالفین بیان کرتے ہیں، کسی قسم کا اختلاف تھا نہیں۔ اس لئے یہ تو اطمینان دہی تھا کہ جب تک یہ حضرات واپس نہ آئیں گے، حضور کو قبر شریف میں نہیں سوچا جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں بھی آیا۔

بر حال یہ سوال کہ یہ حضرات خود سقیفہ میں تشریف لے گئے، یا انتظام دفن سے علیحدہ رہے، بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ ہم اہل سنت والجماعت کے یہاں اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ اور اسی کی تائید علامہ مجلسی کی کتاب "حق الیقین" سے بھی ہوتی ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت اور غسل وکفن وغیرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

پس رخصت صحابہ را کہ وہ نفس داخل

می شدند و بر ہر دور حضرت می استادند و
علی علیہ السلام آیت ان اللہ وولایتہ
یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا
صلوا علیہ وسلم واطسلیما۔ (الآیت)
می خواند و ایساں صلوات می فرستادند۔
و می رفتند تا آنکہ ہمہ مابین و انصار داخل شد
و صلوات فرستادند و می رفتند۔

جس نے ہمیں صرف قرآن پر عمل کرنا سکھایا۔ شہنشاہ کونین محمدؐ، جس نے ہمیں افرنگ کانیں، سرمایہ و عشرت کا نہیں، سفارش و رشوت کانیں، صرف خدا کا غلام بننا سکھایا۔ وہ محمدؐ جس کی رواداری، تحمل و بردباری آج بھی زبانِ زوفا و عام اور ضرب اللش ہے۔ پیکرِ اخلاق جس نے اپنے غلاموں کو خدا سے ملا دیا۔ رحمت عالمین جس پر تمام دنیا کے مسلمانوں کی جانیں تار ہیں۔ جس پر تمام عالم اسلام بلکہ خود خدا بھی سلام بھیجتا ہے۔

وہ ضبط انوار جس کے نور سے سب پست و بلند مستفید ہوئے۔ جہان کو تو حید کا درس دیئے والا محمدؐ، گنہگاروں کی نجات کا سامان محمدؐ۔ وہ ہادی اعظم جس کے احسان اور عروت کے اپنے بیگانے سب قاتل ہیں۔ وہ محمدؐ جس کے وادی فاران پر تشریف فرما ہوئے سے دنیا کا ذرہ ذرہ چمک اٹھا۔ ارض و سماء کا دولہا وہ عاصیوں کے سینوں کا محافظ و ناخدا، آمنا کا دلارا، علیؑ کا چچہ زاد بھائی، خدیجہؓ کا خاوند، عائشہؓ کا پتی، فاطمہؓ کا باپ اور امامین حسنینؑ کا نانا محمدؐ۔ مدین و عمر و عثمان و علیؑ کا دوست اور آقا۔ زخم کھاکر، گالیاں سنکر دعائیں دینے والا محمدؐ۔ وہ رونق بزم کون و مکان جس کی ایک انگلی کا اشارہ چاند کو ٹکڑے کر دینے کے لئے کافی ہے۔ جس کے حکم سے سوچ واپس پلٹ آیا تھا۔ جس پر زیار کے ارمان دل بجھتی تھیں۔ جس کے لئے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے دعائیں کیں۔

کاش ہوتے اسوقت ہم بھی دنیا میں
فروں ہوتی دیکھنے سے انگو بیسناٹی!
رسول ہاشمی، محمدؐ مجھتے! تجھ پر لاکھوں سلام۔
نورِ داود، تجھ پر بے شمار سلام اور درود، وجہِ تخلیق

دوہزار صحابہؓ

طلحہؓ

زبیرؓ

رازہ خبابؓ عظیم غلام محمد خان صاحب سکند ماشر

خیر فرمائی ۔

حضرت زبیرؓ کا چچا آپؐ کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے قسم قسم کی تکلیفیں پہنچاتا۔ آپؐ کو چٹائی میں پیٹ کر اس قدر دھوواں دیتا کہ آپؐ کا دم گھٹنے لگتا۔ لیکن آپؐ یہی کہتے کہ میں مر جاؤں گا، لیکن اسلام سے منہ نہ موڑے گا۔

بدن کا پہلا معرکہ تھا جو خدایان اسلام اور کفار کے مابین ہوا۔ اس میں حضرت زبیرؓ نے جان ثاری اور قربانی کا بڑا ثبوت دیا۔ عبید بن سعیدؓ آپؐ کے مقابلہ میں نکلا۔ اسکی صرف آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ باقی سارا جسم لہے میں چھپا ہوا تھا۔ حضرت زبیرؓ نے اس کی آنکھ میں ایسے زور کا نیزہ مارا کہ سر کے پار ہو گیا۔ آپؐ نے اس کی لاش پر بیٹھ کر شکل سے نیزہ نکالا۔ اس کا پھل ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کی عظمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ

حضرت رسول کریمؐ نے حضرت زبیرؓ کے نیزہ کو یادگار کے طور پر طلب کیا۔ جو خلفاء کرام میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو ملا۔ جنگ بدین میں حضرت زبیرؓ ایسے لڑے کہ تلوار پر دندانے پڑ گئے۔ اور آپؐ کو بھی ایسا کاری زخم لگا جو اچھا ہوا پر بھی اتنا بڑا تھا کہ آپؐ کے فرزند حضرت عروہؓ بچپن میں اس میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتے تھے۔ غزوہٴ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے خلاف مجاہدین تیر انداز اپنی جگہ چھوڑ کر لوٹ مار میں مصروف ہو گئے۔ اس طرح احد کی

محترم ناظرین! صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اس قدر قربانیاں کی ہیں کہ ان کی تفصیل کے لئے کئی ضخیم کتابوں کی ضرورت ہے۔ مگر اختصار سے کام لیکر صرف چند ایک مشہور واقعات تحریر کئے جاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان انھیں غور سے پڑھیں۔ اور اپنے سینوں میں وہی جذبہ اور تڑپ پیدا کریں۔ جو صحابہ کرامؓ کے لئے وجہ امتیاز ہوا۔

مکہ معظمہ میں غلام سے لیکر آزاد تک اور ادنیٰ درجہ سے لیکر اعلیٰ درجہ تک کے مسلمان انتہائی تکلیف و مصیبت کی زندگی گزار رہے تھے۔ کفار کے جور و ظلم سے کسی کو پناہ نہ تھی۔ ایسی حالت میں حضرت زبیرؓ رضی اللہ عنہ نے جس ایثار و قربانی کا مظاہرہ کیا وہ آپؐ ہی کا کام تھا۔

آپؐ صرف سولہ برس کی عمر میں حلقہٴ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ اس کم سنی میں جذبہٴ ایثار و اخلاص کا یہ عالم تھا کہ ایک روز خبر آگئی کہ خدا نخواستہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے گرفتار کر لیا۔ اسی وقت جنگی تلوار لیکر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضورؐ نے اس حالت میں حاضر ہونے کی وجہ پوچھی تو عرض کی کہ میں نے سنا خاکم بدہن آپؐ کو مشرکین نے گرفتار کر لیا ہے۔ حضورؐ اقدس نے حضرت زبیرؓ کا یہ جذبہٴ جان ثاری و جوش قربانی دیکھ کر ان کے لئے دعا کی

فتح شکست بن گئی۔ تو اس نازک حالت میں صرف چند جان نثار حضور کے گرد باقی رہ گئے۔ جن میں سے ایک حضرت زبیر بن عوام تھے۔

غزوہ خندق میں تمام مشرکین عرب متحد ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ متفقہ قوت سے مسلمانوں کا قلع قمع کر دیں۔ ایسے نازک موقع پر مسلمانوں کے ہم حرد قبیلے بنو قریظہ نے بھی حد شکنی کر کے دشمنان اسلام کی شرکت اختیار کر لی۔ لیکن اللہ کے مقدس رسول نے تحقیق کامل کے بغیر بنو قریظہ سے عہد توڑنا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے فدا یان اسلام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کون اس قوم کی خبر لائیگا؟ ایسے وقت میں دشمنوں کے اندر جا کر ان کی تبر لانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ حضور انور نے تین بار یہی ارشاد فرمایا۔ اور حضرت زبیر نے تینوں بار آگے بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس جوش فداکاری کو دیکھ کر چہرہ نبوی خوشی سے چمک اٹھا۔ فرمایا:

”ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں۔ میرے حواری زبیر ہیں۔“

حضرت زبیر نے نہایت دیری سے اس نازک فرض کو انجام دیا۔ جس کا صلہ حضور نبوی سے یہ پایا کہ خود زبان مبارک سے ارشاد ہوا کہ ”فداک امی دابی“۔ زبیر پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اس سے بڑھ کر کسی کی قربانی کی عزت و عظمت اور کیا ہو سکتی ہے؟

جنگ خیبر میں جب رئیس خیبر مارا گیا تو اس کے فیملی تن بھائی یا سر نے آکر میدان میں لٹکایا۔ حضرت زبیر آگے بڑھ کر معرکہ آرا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ

حضرت صفیہ بھی موجود تھیں۔ یا سر کی قد و قامت دیکھ کر بولیں کہ یا رسول اللہ! آج میرا جگر بند شہید ہو جائیگا۔

حضور انور نے فرمایا: نہ کہ

”نہیں، زبیر خود اس کو قتل کر ڈالے گا۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ یا سر زبیر کے ہاتھ سے مارا گیا۔

فتح مکہ کے روز حضرت زبیر حضرت سرور کائنات کے دستہ خاص کے علیہ دار تھے۔ مکہ کی واپسی کے وقت کفار مسلمانوں کی حالت معلوم کرنے کے لئے ایک گھاٹی میں چھپے تھے۔ حضرت زبیر کو دیکھا تو کہا، یہ قد آور سوار یقیناً زبیر ہے۔ ہوشیار ہو جانا چاہئے کہ اس کا حملہ نہایت خطرناک ہوتا ہے۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ حضرت زبیر پر ٹوٹ پڑے۔ آپ نے اس سختی سے ان کا مقابلہ کیا کہ ساری گھاٹی کافروں سے پاک ہو گئی۔

سرزمین شام میں مجاہدین اسلام اور عساکر روم میں جو معرکہ آرائیاں ہوئیں ان میں عظیم الشان معرکہ یرموک کا ہے۔ جس میں دو اٹھائی لاکھ رومی اور تیس ہزار مسلمان تھے۔ اس جنگ نے شام میں رومی سلطنت کے جھنڈے کو سرنگوں کر دیا۔ اور اس کے بعد جلد ہی مارا ملک اسلام کے زیر نگین ہو گیا۔ حضرت زبیر بھی شریک جنگ تھے۔ مجاہدین نے آپ سے عرض کیا کہ آپ حملہ کر کے دشمنوں کے قلب میں گھس جائیں۔ تو ہم آپ کی پیروی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ تم میرا ساتھ نہیں دے سکتے۔ تو گویا عہد رفاقت کیا۔ حضرت زبیر حملہ آور ہوئے اور غنیم کے قلب کو پیرتے ہوئے اس پار سے اس پار چلے گئے۔ واپسی میں دشمنوں نے آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور چاروں طرف سے آپ پر ٹوٹ

پڑے۔ آپ بچ کر نکل تو آئے، لیکن گردن پر وہ ایسے کاری زخم آئے جو بدر کے زخم کی طرح اچھے ہونے کے بعد بھی نہ بھرتے اور حضرت زبیر کے بیٹے عروہ بچپن میں بھی انگلیوں سے کھیلنا کرتے تھے۔

برادران اسلام! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جانباز حواری کی قربانیاں دیکھ لیں۔ اب کلیجہ تمام کراس داستان کا آخری ٹکڑا بھی سن لیں۔ کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کا یہ فدائی کس طرح اپنے مقدس محبوب کے ارشاد پر قربان ہو گیا۔

جنگ جمل حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت علی کے درمیان شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزاع کی بنا پر چھڑ گئی تھی۔ اس میں حضرت زبیر حضرت عائشہ کے ساتھ تھے۔ بصرہ کے حوالی میں دونوں فوجیں صف آراء ہو گئیں۔ حضرت علی گھوڑا بڑھا کر آگے آئے۔ اور حضرت زبیر کو مخاطب کر کے حضرت رسول کریم کی ایک حدیث یاد دلائی۔ جس میں حضور نے حضرت سے فرمایا تھا کہ تم ایک روز علی سے ناخوش رہو گے۔

جس ذات مقدسہ اور اس کے ارشادات پر حضرت زبیر نے مدت العمر جان نثاری کی، یہ کیونکر ممکن تھا کہ اس کے ارشاد کے بعد ایک لمحہ کے لئے اس کے خلاف عمل کرتے۔ آپ نے اسی وقت جنگ سے کنارہ کشی کا ارادہ اختیار کر لیا۔ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ نے روکنے کی کوشش کی، لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ آپ نے جنگ سے علیحدگی کی قسم کھالی تھی۔ اس کے کنارہ میں حضرت عبداللہ نے غلام بھی آزاد کر دیا۔ لیکن حضرت زبیر ارشاد رسول کے خلاف عمل کرنے پر کسی طرح مستعد نہ ہو سکے۔ جب آپ بصرہ سے روانہ ہوئے تو مخالف فوج سے عمرو بن جرموز آپ کے پیچھے ہویا۔

جب آپ کچھ دور نکل گئے تو بڑھ کر آپ سے پوچھا کہ آپ کدھر جا رہے ہیں؟ آپ نے جنگ کی علیحدگی کی وجہ بیان کر کے فرمایا کہ اب میں کسی طرف نکل جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے بھی اسی طرف جانا ہے۔ کچھ دور چلنے کے بعد حضرت زبیر نے ظہر کی نماز پڑھنی چاہی۔ ابن جرموز نے بھی نماز پڑھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں تمہیں امان دیتا ہوں۔ کیا تم بھی مجھے امان دیتے ہو؟ اس نے امان دینے کا عہد کیا۔ لیکن جس وقت حضرت زبیر سجدہ میں گئے، ابن جرموز نے آپ کا سر مبارک تن مقدس سے جدا کر لیا۔ آہ، انا للہ وانا الیہ سراجعون۔

ابن جرموز نے اظہار کارگزاری کے طور پر حضرت زبیر کی تلوار اور زہرہ وغیرہ حضرت علی کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے حواری رسول کے سامنے بارہا مصائب کے بادل اٹھائے ہیں۔ پھر ابن جرموز سے فرمایا کہ تجھے خوشخبری ہو کہ جہنم تیرا انتظار کر رہی ہے۔

حضرت طلحہؓ کی قربانیاں

حضرت طلحہؓ بھی سابق الاسلام تھے۔ اور اس زمانہ میں سب سے بڑی قربانی اسلام کی حلقہ بگوشی تھی۔ حضرت طلحہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ و تحریک سے اسلام قبول کیا تھا۔ اس لئے حضرت طلحہؓ کے بھائی عثمان بن عبید اللہؓ نے دونوں بزرگوں کو ایک ٹکڑے میں باندھ کر مارا۔ جس زمانہ میں بد کی لڑائی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ کو قافلہ قریش کے دریافت حال کے لئے شام کی طرف بھیجا تھا۔ اس لئے آپ شریک جنگ نہ ہو سکے۔ لیکن ارشاد نبویؐ کے مطابق آپ جہاد کے اجر و ثواب سے بہرہ ور ہوئے اور مال غنیمت سے بھی آپ کو حصہ ملا۔

بدر کے بعد اُحد کا معرکہ پیش آیا۔ اس میں آپ نے وہ

فداکاری و جان نثاری دکھائی کہ کسی اور قوم میں تو کیا، خود اصحاب رسول میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ مشرکین کی شکست کے بعد مسلمان لوٹ میں مصروف ہو گئے تو مشرکین نے پلٹ کر دھوکے میں پھر حملہ کر دیا۔ اس غیر متوقع حملہ سے مسلمان گھبراٹھے اور جس طرف بھاگ سکے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس وقت شیعہ رسالت کے گرد چند پرولنے رہ گئے تھے۔ جن میں حضرت طلحہ بھی تھے۔ مشرکین نے رحمت عالم کو اس حالت میں دیکھا تو چاروں طرف سے حضور پر ٹوٹ پڑے۔ ہر طرف سے تیروں، تلواروں اور نیزوں کی بارش ہونے لگی۔ حضرت طلحہ دائیں بائیں آگے اور پیچھے حضور اللہ کی حفاظت کر رہے تھے۔ جب مشرکین کا زیادہ هجوم ہوتا تو شیر کی طرح ان پر جھپٹ پڑتے۔ اعدان کو دودھ بھاگ کر حضور اللہ کے پاس آجاتے۔ ایک مرتبہ کسی شقی نے حضور پر تلوار کا وار کیا تو حضرت طلحہ نے لپک کر اپنے ہاتھ پر روک لیا۔ تلوار انگلیوں پر پڑی اور انگلیاں کٹ گئیں۔ اسی طرح تک آپ سیدہ بنت اہد ہاتھ سے سپر کا کام لیتے اور حضور اللہ کی حفاظت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اور صحابہ بھی آگئے اور مشرکین کو ہٹایا۔

حضرت طلحہ کا تمام جسم زخموں سے چور چور ہو گیا۔ چنانچہ ستر زخم تک تو حضرت ابو بکر صدیق نے شمار کئے تھے ایسی حالت میں بھی حضور اللہ کو اپنی پشت مبارک پر سوار کر کے ایک پہاڑی پر لے گئے۔ جہاں ذات قدسی کو مزید حملے کا اندیشہ نہیں رہا۔

غزوہ احد کی قربانیوں کے صلہ میں حضرت طلحہ دربار رسالت سے "غیر" کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ حضرت فاروق اعظم آپ کو صاحب احد کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق یہ کہہ کر آپ کی عظیم النظیر قربانیوں

کی داد دیا کرتے کہ احد طلحہ کا مخصوص دن تھا۔ جسمانی قربانیوں کے ساتھ حضرت طلحہ کی مالی قربانیاں بھی بیک وقت آموز اور قابل قدر ہیں۔ غزوہ تبوک کی تیاری کے لئے حضرت سرور کائنات صلعم نے صحابہ کرام کو مدد کی ترغیب دلائی تو حضرت طلحہ نے اتنی بڑی رقم پیش کی کہ حضور نبوی سے آپ کو فیاض کا قابل فخر لقب عطا ہوا۔

حضرت طلحہ کی مالی قربانیوں کی داستان کے اور بھی متعدد ابواب ہیں۔

پانی کا ایک چشمہ تھا، جس کا نام بیہان تھا۔ ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب ادھر سے گزرے تو اسے خرید کر وقف کر دیا۔

غزوہ ذی العصرہ میں جتنے مجاہدین شریک تھے حضرت طلحہ نے سب کو دعوت دی۔ ایک دفعہ حضرت عثمان کے ہاتھ ایک جائداد فروخت کی۔ سات لاکھ درہم اس کی قیمت ملی۔ آپ نے سب خدا کی راہ میں صرف کر دیئے۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ کو ہر سال دس ہزار درہم دیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ تین شخص دربار نبوی میں مشرف باسلام ہوئے۔ حضور اللہ نے فرمایا کہ ان کی کفالت کا کون ذمہ لیتا ہے؟ حضرت طلحہ نے کھڑے ہو کر اپنے کو پیش کیا۔ یہ تینوں آدمی جب تک زندہ رہے حضرت طلحہ نے ان کی کفالت کی۔ جس کو دربار رسالت سے فیاض کا لقب ملا۔ ان کی فیاضی کا کیا کہنا۔ ایک بار چار لاکھ کی رقم اپنی قوم میں تقسیم فرمائی۔ ایک بار صدیقہ قمیسی کا تیس ہزار درہم قرض اپنے پاس سے ادا کر دیا۔ ناداد خانہ انوں کی رکھیں اور بیواؤں کی شادی کر دینا آپ کے معمولات میں

باب الاستفسارات

(حضرت مولانا جلال الشکور صاحب فاروقی)

خاندان والوں نے انجام دئے۔ اب ان دونوں بڑوں کا جواب ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

جواب سوال اول: دنیاوی طمع و لالچ کی بنا پر خلافت حاصل کرنے کا الزام تو بالکل بے بنیاد ہے۔ اس قلیل فرصت میں موقع نہیں۔ ورنہ اس بحث کی پوری پوری تحقیق ہو جاتی۔

..... اب رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کی طرف سے غافل ہو کر سقیفہ بنی ساعدہ میں ان حضرات کا تشریف لیجانا۔ یہ ایسے واقعات ہیں جن کی تفصیلاً کا مطالعہ کتب کوفی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

..... سنہ ۱ میں جب سے حضور حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مراجعت فرمائے مدینہ ہوئے تھے، حجاج اقدس برابر ناماز چلا جا رہا تھا۔ آخر صغریا شروع ربیع الاول میں مرض وفا کی ابتدا ہوئی۔ درمیان درمیان میں طبع مبارک اس درجہ

غیر قابل الطہینان ہو جاتی تھی، جس سے صحابہ کرام کو یہ خیال دامگیر ہو جاتا تھا کہ اب حضور اس مرض سے

صحت یاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن اچانک ربیع الاول افاقہ (افاقۃ للوٹ) ہو گیا۔ اس افاقہ کو عاقبت نا آشنا صحابہ کرام میں صحت کی پہلی منزل خیال کر کے مسرت و

الطہینان کی ایک لہر دو گئی۔ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر صدیق بھی جو کئی روز سے اسی بے چینی کے باعث اپنے گھر تشریف نہیں لے جاسکتے تھے، آنحضرت سے اجازت لیکر رخصت ہو گئے۔ لیکن مرضی مولیٰ کا دھر حضرت ابوبکر

صدیق اپنے گھر پہنچے اور ادھر مدینہ سے آفتاب نبوت کے

بعض بدعیان اسلام کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم جن کو اسلام کا کان اور ناک بنایا جاتا ہے۔ اور جو بعد خلافت کے منصب جلیل پر بھی فائز کئے گئے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ بند ہوتے ہی خلافت کے لئے سقیفہ بنی ساعدہ میں چلے گئے۔ اور سوائے حضور کے خاندان والوں کے اور کسی نے

بھی آپ کی تجہیز و تکفین کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس سلسلہ میں لہجہ بھی بہت سخت کر لیا جاتا ہے۔ اور اختراعات بہت بھیانک شکل اختیار کرتے ہیں۔ بعض لوگ تو یہاں تک کہہ گدڑتے ہیں کہ حضرات شیخین (نحوذ باللہ من ذلک) محض دنیا کے مانتھی تھے۔ آنکھ بند ہوتے ہی جنازہ اقدس کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اور نہ تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے۔ بلکہ اپنی خلافت منمولنے کے لئے آنحضرت کو چھوڑ کر چلے گئے۔

..... براہ اسلام پروری ان تمام باتوں کا مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

سوال مذکورہ میں دو باتیں اہمیت کے ساتھ قابل غور ہیں۔

(۱) حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی دنیاوی طمع و لالچ کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین سے غافل ہو کر سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لے گئے تھے۔

(۲) تجہیز و تکفین کے تمام کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہوئے ایک نہایت پر مغز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت فاروق کو آیات قرآنی پڑھا کر آنحضرت کی وفات کا یقین دلایا۔

جب یہ سب باتیں رو بہ راہ ہو گئیں تو پھر دونوں حضرات تجنیز و تکفین کی طرف مشغول ہوئے۔ چنانچہ خود حضرت فاروق کی زبان سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرت کے حجرہ مقدسہ میں بیٹھے ہوئے انتظام کر رہے تھے، یکا یک کسی نے دیوار کے پیچھے سے آپ کا نا مبارک لیکر آواز دی۔ اور کہا۔ ”خدا باہر تو آنا۔“ اس آواز کے جواب میں حضرت فاروق نے

کہدیا کہ اس وقت ہمیں فرصت نہیں ہے۔ ہم آنحضرت کی تجنیز و تکفین میں مشغول ہیں۔ پھر اس غیر آواز دینے والے نے ذرا لہجہ بلند کر کے خطاب کیا۔ کہ نہیں، جلدی اٹھ بیٹو ایک اہم معاملہ درپیش ہے۔ انصاء سقیفہ بنی ساعدہ میں انعقاد خلافت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ان کی فوج و کھنڈہ تمام کرنی چاہئے۔ ورنہ وہ لوگ اگر کچھ کر بیٹھے تو اچھا نہ ہوگا۔ یہ سنتے ہی حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر صدیق کو ساتھ لیکر سقیفہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

یہ روایت ہم اہل سنت و جماعت کی کتب میں پمخت تسلیم کی جاتی ہے۔ اس روایت سے یہ تو معلوم ہی ہو گیا کہ حضرات شیخین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجنیز و تکفین میں مشغول تھے۔ ان خود سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف نہیں لے گئے۔ اس کے علاوہ اگر بالفرض محض انعقاد خلافت ہی کے لئے یہ حضرات جمع ہوئے تو کیا قصور ہوا۔ ذرا متمدن قوموں کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے تو آپ کو پتہ چلے گا۔ کہ جب کوئی بادشاہ یا سردار انتقال

عروب ہونے کی ہوش و حواس گم کر دیتے والی خبر کانوں کے پردے سے ٹکرائی۔ اور حضرت ابو بکر صدیق کی واپسی ایسے حال میں ہوئی جبکہ مسلمانوں کا ستادہ عظمت اور اقبال دینا سے پردہ کر چکا تھا۔ بہر حال حضرت ابو بکر صدیق نے جس وقت مدینہ کی آبادی میں قدم رکھا ہے، ایک کرام برپا دیکھا۔ صحابہ کرام کی مختلف جماعتوں میں ایک ہیجان برپا تھا۔ اور سوائے حسرت و افسوس کے کلمات کے کوئی آواز نہیں سنائی دیتی تھی۔ آپ سب سے پہلے آنحضرت کی آرامگاہ طیبہ میں تشریف لے گئے۔ اور چادر اٹھا کر چہرہ مبارک کا بوسہ دیتے ہوئے عرض کرنے لگے :-

”اے خدا کے پیسے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں آپ کی زندگی بھی پاک تھی اور موت بھی پاک ہے۔“

اس وقت آپ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری تھے۔ یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے آپ نے چہرہ مبارک کو ڈھانک دیا۔ اور جماعت صحابہ میں واپس آگئے۔ یہاں آکر دیکھا۔ کہ ایک بے سری فوج یا ایک لاڈلے فرزندوں کی جماعت اپنے روحانی باپ کی وفات پر سخت وارفتگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ حضرت فاروق اعظم جیسا زیرک و دانا اور سرد و گرم زمانہ چشیدہ مرد مومن بدحواسی میں مبتلا ننگی تلوار لئے کھڑے ہے۔ کہ اگر کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بیان کیا کہ آپ وفات پا گئے ہیں، تو میں اس کی تلوار سے گردن اڑا دوں گا۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیق کو اللہ تعالیٰ نے نیابت پیغمبر کا منصب جلیل عطا کیا۔ اور آپ نے تمام صحابہ کرام جمع کر کے باوجود رقت قلب انتہائی مبر و سکون کی تلقین کرتے

عاشورہ کا تعزیتی جلوس

اور شیعی سنّی نزاع
(ہفت روزہ چٹان ہلالیہ)
”بلا تبصرہ“

خوڑی ہیں۔

راقم ان سنی مسلمانوں میں سے نہیں جو عاشورہ کی ماتمی تقریبات میں مین بیچ نکالتے ہیں۔ یہ تو آل محی اور اولاد علیؑ سے عقیدت و اخلاص کے جذبات کا ایک گونا گونا اظہار ہے۔ لیکن کیا پاکستان سے ان تقریبات میں نظم نہیں رہا۔ سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اوقات جلوس مقرر نہیں۔ جس سے رسم و رواج جان اور جذبہ تھک جاتا ہے۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ ایک مقررہ وقت پر جلوس نکلتا۔ اور ایک مقررہ وقت پر گامے شاہ کی کر بلا میں پہنچ جاتا تھا۔ خود نظمیں سرکاری حکام کی متابعت کرتے تھے۔

۱۔ سب - ہوتا کیا ہے ؟ کہ :-

- ۱۔ دسویں شب کو بارہ بجے جلوس نکلتا۔ اور لگے دن ساڑھے دس گیارہ بجے کے قریب کر بلا میں پہنچتا ہے۔ حالانکہ پہلے ہی جلوس چار بجے شام تک کر بلا میں پہنچ جایا کرتا تھا۔
- ۲۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پولیس کے ملازمین و منتظمین کا کچور نکل جاتا ہے۔ مافیوں کی ٹولیاں تھک جاتی ہیں۔ تماشا شائی خراب ہوتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خواتین و بچوں کو پو قلموں ٹھکانیوں سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔
- ۳۔ وہ جو کہتے ہیں کہ کھوے سے کھوا اچھلتا تو صورت حال اس سے بھی بدتر ہوتی بلکہ بچے بڑوں کے پاؤں تلے روندے جاتے ہیں۔
- ۴۔ خواتین کو ناگفتہ بہ حادثوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ جس کے ذکر کا یہ محل نہیں۔

راقم الحروف کے ذہن میں کئی دنوں سے عاشورہ کے تعزیتی جلوس کی روداد چکر کاٹ رہی تھی۔ آج قلم اٹھا رہا ہوں۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں اس کے متعلق کئی رائے ہیں۔ لیکن زیر نظر مسئلہ مذہبی بد نظمی ہے۔

راقم ان عاصی مسلمانوں میں سے جن کا عقیدہ ہے۔ ہیں کہ ان میں ایک ہی شعل کی بو بکڑ و عمر عثمان و علیؑ ہم مرتبہ ہیں یا ان نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں اہل بیت کی محبت جب راقم الحروف کے خون میں گردش کرتی ہے۔ اس افق نیلگوں کے نیچے جو مصائب آل محمدؐ پر ہوئے وہ اتنے لڑہ خیز ہیں کہ جتنی آنکھیں بھی ان کے غم میں اشکیا رہوں،

بقیہ صفحہ شوالہ :- اس روایت سے بھی معلوم ہو گیا کہ یہ حضرات شریک تھے۔ اور سب نے نماز وغیرہ پڑھی پھر ایک اور بات قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ اگر محض غسل وغیرہ میں شرکت نہ کرنا ہی دلیل بے محبتی دے تعلق ہے تو اس میں بھی یہ حضرات تنہا خطا وار نہیں (نعمہ باللہ من ذلک)، حضرت عباسؑ جو کہ آنحضرت کے قریبی رشتہ دار اور غوثی تعلق رکھنے والے بزرگ ہیں وہ بھی شریک نہیں ہوتے۔ اور نہ کہیں ان کا نام لیا جاتا ہے۔ بلکہ کتب تاریخ کے دیکھنے سے چتر چلتا ہے کہ خود حضرت فاطمہؑ زہرا کے گھر میں بھی ایک جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جس تمام اہل بیت کرام شریک تھے۔ اور یہ طے کر رہے تھے کہ آنحضرت کے بعد خلافت حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کو ملنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب

ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

(ماخوذ از رحمتہ للعالمین جلد دوم مصنف علامہ محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم)

میں لفظ زوج کا استعمال تشابہ، تشاکل اور تساوی اشیاء
 پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً زَوْجًا خُفِّ جَوَابِ کے دونوں پاؤں۔
 قرآن مجید میں ہے :-
 اُحْسِنُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا اَوْ اَزْوَاجَهُمْ (صفہ ۲)
 یعنی ظالموں کو اور جو ان جیسے تھے جمع کرو۔

دوسرے مقام پر ہے : واذا النفوس زوجت
(تکویر) یعنی جب ہر ایک کو وہ کو قسم وار کیا جائے گا۔

صالح کو صالح کے ساتھ، فاجر کو فاجر کے ساتھ ملایا جائیگا۔

یہ سب ازواجِ النبی صلعم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کلامِ صدق

القیام میں اذواج النبی فرمایا تو یہ خطاب فی الواقع ان کے

لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اتصال دوام اور

نشا کل تام کا مظہر ہو گیا۔ اس نکتہ کے مزید انشراح کے

لئے آپ تمام قرآن مجید پر تدبر فرمائیں کہ ایک بھی مثال

ایسی نہ ملے گی کہ کسی عورت کو کسی مرد کا یا کسی مرد کو

کسی عورت کا زوچ بتایا گیا ہو جبکہ ان دونوں میں اتحاد

ظاہری و باطنی اور وحدت ازدواجی و ایمانی پائی نہ جاتی

ہو۔ اس نکتہ کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن

ایک نے لفظاً امراۃ کے استعمال میں یہ تعقید نہ کیا۔ بلکہ اس کا

استعمال یہ چار صورت تھائے ذیل میں ہوا ہے:

(۱) عین و شہرہ ہر دو کافروں - البولہ اور اس

کی عورت کے لئے فرمایا: **وامہا آتہ**، حاملہ الحطب،

”اُس کی عورت لکڑیوں کے چٹنے والی۔“

(۲) جب شوہر مومن اور عورت کافر ہو۔ فرمایا:

آذواج النبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی شرف و فضیلت کا ایک شعبہ ہے۔ اس لئے میرت
نبوی میں ان کے فضائل کا ذکر ضروری ہے۔ ہم ان فضیلتوں
کا ذکر اس وقت قرآن مجید سے غبر وار کریں گے۔ فضائل وارڈ
احادیث کا ذکر کسی اور مقام پر ہوگا۔

فصلیت اول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ازواج
النبیؐ کے خطاب عالی سے یاد فرمایا ہے۔ زبان عرب

بقیہ صفحہ گذشتہ : ۵ - جیب تراشوں کی پانڈی ہوئی

۴۰ ادبش لوگ ماتم حسین کے بجائے قرۃ العین کی راہ پر نکل

جاتے ہیں۔

۷۔ ذوالحجہ کو مراجعت سے دو گنٹہ بعد تک ٹریفک بند رہتی ہے۔

حس کا مطلب یہ ہے کہ نصف شب اور شب کی حکایتیں عموماً میرا

ساخته ہوتی ہیں۔

۸۔ کچھ لوگ ماتمِ اہلبیت میں سینہ فگار مروتے اور اکثر میلے کے تماشا ساقی۔

۹۔ ہم اس کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں کہ طوائفیں اور کھانیاں

ذکر حسن کی مجلس منعقد کریں، گھوڑا نکالیں اور خاندان اہلیت کی

مطہات کے نام سرمازار لیں۔

اور ہم امید کرتے ہیں کہ نواب مظہر علی قزلباش اس ضمن

عزیز مناصب کا رواج کر س گئے۔ کیونکہ ذکرِ حسن و جلوس کے ساتھ

ماکنز کی بیو، ماتا ہے۔ (۱۹ ستمبر ۱۹۵۵ء)

شعبہ نزعہ: یہ ہم بعض حلقوں سے معلوم کر کے

موتی، کہ بعض شہساز عاصمہ آج کل لاہور کا زمینی فضا کو شمع سی

گرد سے آلودہ کرے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو سخت افسوسناک!

امراۃ نوح وامراۃ لوط ۷ (تحریم)۔ نوح اور لوط کی عورتیں۔

(۳) جب عورت مومنہ اور شوہر کا فرہو۔ فرمایا:

امراۃ فہعنون ۷ (تحریم ع ۲)۔ فرعون کی عورت۔

(۴) جب زوجین مومن ہوں۔ حضرت زکریا علیہ السلام اپنی

بیوی کی بابت فرماتے ہیں: وکانت امرأتی عاقراً۔

(س مرم ع ۱)۔ میری عورت بانجھ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں ہے:

فاقبلت امرأتی فی صحرة۔ (ذاریات ع ۶) اس کی عورت

جہالت میں آئی۔

صورت اول کی وجہ یہ ہے کہ لفظ زوج عزت کا

خطاب ہے۔ ابولعب اور اس کی عورت کو یہ خطاب نہیں

مل سکتا تھا۔

صورت دوم و سوم کی وجہ یہ ہے کہ لفظ زوج

میں تشاکل و تساوی ہوتا ہے۔ نہ کا فر عورت مسلمان شوہر

سے مخالفت رکھتی ہے، اور نہ مسلمان عورت کا فر شوہر

سے۔ اس لئے ان ہر صورتوں میں لفظ (امراۃ) پر کفہ

ہوئے۔

صورت چہارم کی وجہ یہ ہے کہ حضرت زکریا اور

حضرت ابراہیم کی بیویوں کے حمل اور ولادت کا ذکر تھا۔ اور

یہ ذکر لفظ (امراۃ) کے ساتھ کیا جانا زیادہ بلیغ تھا۔ کیونکہ لفظ

زوج مرد اور عورت ہر دو پر نافذ ہوتا ہے۔ لہذا کوہا فہم

اشخاص کے ازالہ شبہ کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے یہ

بھی کیا کہ حضرت زکریا کی بیوی کا ذکر دوسری آیت میں لفظ

زوج سے بھی فرمایا: واصلحنا لزوجہ ۷ (انبیاء ع ۶)

یعنی ہم نے اس کی بیوی کی مرض کی اصلاح کر دی۔ اور حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کی بابت زبان ملائک سے یہ بیان

فرمایا: وبراکاتہ علیکم اہل البیت ۷

(ہود ع ۷)۔ اے گھروالی! تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں۔

الغرض لفظ زوج کے استعمال کی بابت اللہ تعالیٰ کا یہ

تقید اور لفظ امراۃ کے استعمال میں یہ عدم تقید چھاری

دیں کہ خوب حکم کرتا ہے۔ اس پر یاد رکھنا چاہیے کہ

ازواج النبی کو سورۃ مریم میں دو دفعہ اور سورۃ اخزاب میں

چار دفعہ ازواج النبی فرمایا گیا ہے۔ اور اس سے ان کا شرف

اور فضیلت آشکار ہے۔

فضیلت دوم: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لستن کا احد من النساء (اخزاب ع ۴) تم اور

عورتوں جیسی نہیں ہو۔ النساء میں جنس التوثیت کا ہر

ایک فرد شامل ہے۔ اور کوئی عورت ثبات بھی اس سر

باہر نہیں رہ جاتی۔ پھر لفظ "احد" بھی موجود ہے۔ اور جب

لفظی کے لئے لفظ احد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اس وقت

لفظی بدرجہ اتم ہوتی ہے۔ غور کرو، وَلَمْ یکن لِرُکُفُوَا

احد۔ "خدا کا کوئی بھی کفو نہیں"۔ غرض لفظی میں احد کا

استعمال کسی استثناء کا موقع نہیں رہنے دیتا۔ اس لئے

ثابت ہو گیا کہ ازواج النبی صلعم کا درجہ ہر ایک عورت کے

بالائے تہذیب اور شان خاص کا ہے۔

فضیلت سوم: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انا احلنا لک ازواجک (اخزاب ع ۶)۔ ہم نے

تیری ازواج کو تیرے لئے حلال رکھا۔ زن و مرد تزویج

کے بعد زن و شوہر بن جاتے ہیں۔ خواہ یہ تزویج

اسلام کے مطابق ہو، یا اس مذہب غیر اسلام کے مطابق

ہو، جس کے پابند یہ زن و مرد اس وقت تھے۔ لیکن

کوئی زن و شوہر دعویٰ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس

عقد کا درگاہ رب العزت میں کیا درجہ ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی کے متعلق انا احلنا لک

از واجلہ کا حکم فرمائی دے کر اعلان فرمادیا۔ کہ بنی کی بیویوں کا ازواج النبی ہونا یہ منظوری رب العظیم ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ منظوری فے الواقع ان کے لئے فضیلت عظیمہ ہے۔

فضیلت چہارم: اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن معاشرت با ازواج کی اطلاع ان الفاظ میں دی ہے۔ **تَبْتَغِي مَرْضَاتِ اَزْوَاجِكَ**۔ (تحریم ع ۱) بنی اپنی ازواج کی مرضات ابتغا کرتا۔ یعنی بیویوں کی خوشنودی کا اہتمام کیا کرتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال غلطی کے شائبہ سے بالا تر ہیں۔ پس جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پاک بیویوں کی خوشنودی کے جو یا رہتے تھے۔ تو یہ امر ان کی فضیلت کا مثبت ثبوت ہوا۔ کسی شخص کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس سے پہلے یہ الفاظ موجود ہیں۔

یا ایہا النبی لم تحرم ما احل الله لك **تَبْتَغِي مَرْضَاتِ اَزْوَاجِكَ** کیونکہ ان الفاظ میں **لَمْ** کا اثر تحرم ما احل الله لك پر ہے۔ مگر تبغی مرضات ازواجہ ط پر اس کا اثر ذرہ بھی نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ: **یا ایہا النبی لم تبغی مرضات ازواجک**۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں فرمایا گیا۔ پس آیت کی تفسیر یہ ہوئی کہ آپ ازواج کی خوشی کیلئے ہر ایک بات پر آمادہ رہتے ہیں۔ ہاں اس کے لئے ایک حد ہوئی چاہئے۔ حد یہ ہوگی کہ آپ ان کی خوشی کے لئے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی حلال چیز کو حرام ٹھہرانے کی نوبت نہ آئے۔ جیسا کہ حضور نے شرمہ کے استعمال کو ترک کرنے کا ارادہ صرف اس گمان سے فرمایا تھا کہ ایک بیوی کو شرمہ کی بوگوارہ نہیں۔

اس تفسیر سے صاف طور پر واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرضات ازواج کی اجازت فرمادی ہے۔ اور فے الواقع یہ اجازت تدبیر منزل اور حسن معاشرت زوجین کی جان ہے۔ اور جو حد قائم فرمادی گئی ہے وہ بھی اسی قدر ضروری ہے، تاکہ کوئی شخص صرف خوشنودی زوج کے لئے تحریم حلال میں نہ پڑ جائے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب تحریم حلال کی اجازت نہیں دی گئی، تو تحلیل حرام کی اجازت تو قطعاً نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ایک عظیم الشان مسئلہ بھی طے ہو گیا۔ اور دنیا کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین سلوک اپنی بیویوں کے ساتھ کیا اعلیٰ تھا۔ کہ ہر ایک شوہر کو اس نمونہ پر چلنا چاہئے۔

پس یہ آیت فے الواقع ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت میں ہے۔

فضیلت پنجم: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ يَخْلُقَ مَا يَشَاءُ**۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیں ہیں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہر جنس سے تمہارا جوڑا بنایا۔ تاکہ اس سے تسکین پاؤ۔ اور تم سہامۃ ط ان فی ذلک لا یتقوا۔ اور پیار پیدا کر دیا۔ اس نشان میں فکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ (سورہ روم ۲۶)

اس آیت میں عام طور پر زوجین کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ تو بالفرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج النبی بھی اس صفت کے مظہر تھے۔ اور حسب الحکم عالم انبیاء

یہ ثابت ہو گیا۔ کہ ازواجِ علی اللہ علیہ وسلم حضور کے لئے
لیکنہ طلب تھیں۔ اور ان کے دلوں میں حضور کی محبت
و مؤدت بھری ہوئی تھی۔ جیسا کہ حضور کے قلب پاک
میں ان کے لئے وڈ اور رحمت موجود تھی۔ اس سے صاف
ظہورِ ازواجِ فہمی صلح کی فضیلت آشکارا ہو گئی۔

فضیلت ششم: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
ازواجِ النبی علیہ السلام کا امتحان لیا اور ان کے سامنے
دو چیزوں کو رکھ دیا، اور اختیار دیا۔ کہ ان دونوں میں سے
کسی ایک کو پسند کر لیں۔ فرمایا:

یا ایہا النبی قل
لا زواجاً ان کنتم
تدرون الحیوة الدنیا
وزیتہا فتعالین
امتعکن واسرھن
سر اھا جیلان وان
کنتم تردن اللہ
سر سولہ والداسر الاخرہ
فان اللہ اعلم للمحسنات
منکن اجوا عظیما
(ازواج ع ۲)

ازواجِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک
جانب دنیا اور زینت دنیا، دوسری جانب خدا اور رسول
اور دارِ آخرت

شق اول کی صودت میں رسول اللہ کا کام ایسی
ازواج کو اپنے سے علیحدہ کر دینا تھا۔ اور شق دوم کی صودت
میں اللہ تعالیٰ کا کام... ازواج کو اجرِ عظیم کا عطا کرنا ہے۔
یہ حکم تبلیغی تھا۔ اور کچھ شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اس حکم کو ضرور ازواجِ پاک تک پہنچایا۔ اب
نتیجہ کی تلاش کرنا چاہئے، کہ کیا ازواج نے حیات دنیا اور
زینت دنیا کو پسند کیا تھا؟ اگر ایسا ہوا ہوتا تو ضرور تھا۔
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فرض کو جو خدا نے حضور
پر عائد کیا تھا، پورا کرتے۔ اور ایسی بیویوں کو یا ایسی بیوی
کو اپنے سے الگ کر دیتے۔ اس بارہ میں شہادت اور اسلامی
فروق کی متفقہ کتب تاریخِ سب کی سب متفق ہیں۔ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی ایک بیوی کو بھی ترک
نہیں کیا۔ اس لئے ثابت ہو گیا۔ کہ وہ شق دوم کی بشارت
میں داخل ہیں۔ اس کا ثبوت ایک، اور آیت سے بھی
ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لا یحل لک النساء
من بعد ولا قبل
بھن من ازواج و
لو اعجابک حسنھن
(ازواج ع ۲)

پہلی آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ازواج
کے چھوڑ دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اور اس پچھلی آیت
میں وہ اختیار واپس لیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ ازواج موجودہ
کا تبدیل کرنا بھی نبی کو حلال نہ ہو گا۔ مطلب صاف
ظاہر ہے۔ کہ ازواجِ النبی صلح کی بابت جب امتحان
میں ثابت ہو گیا کہ وہ خدا اور رسول اور دارِ آخرت کی
خواستگار ہیں۔ تو اب ان کو دوام کے لئے خدا نے اپنے
رسول کے لئے پسند کر لیا۔ اور پھر ان کی تبدیلی کا اختیار
بھی رسول کو نہیں رہا۔ ہر دو آیات سے ازواجِ النبی صلح
کے معاملات متعلق عقائد اور کیفیات قلبی اور قبولیت

ربانی بخوبی ظاہر ہو گئی ہے۔

اسی دلیل کے زیادہ روشن کرنے کے لئے آیت ذیل کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے :-

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَوْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكُحُوا زَوَاجَهُ مِنْ بَعْدِ مَا أَبْذَلْنَا أَنْتَ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ه (احزاب ع ۷)

اے ایمان والو! تمہیں یہ شایاں نہیں کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور تمہیں یہ بھی کبھی شایاں نہیں کہ رسول اللہ کے بعد ان کی ازواج سے نکاح کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو یہ گناہ عظیم ہے۔

پہلی آیت میں چونکہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتصال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دوام کے لئے ظاہر کیا گیا تھا۔ اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اختیار تبادلاً لے لیا گیا تھا۔ اسی لئے اس آیت میں امت پر ان کی حرمت دوام کا اعلان کیا گیا۔

آخری آیت قابل غور ہے۔ کہ مومنین کو پہلے تو ایذا رسول سے روکا گیا ہے۔ اور پھر خصوصیت کے ساتھ حقوق ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا۔ کہ ایذا رسول کی جس قدر اقسام ہو سکتی ہے، ان سب میں سے زیادہ سخت وہ صورت ہوگی جس میں ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف کوئی روئے اختیار کیا گیا ہو۔ کیونکہ قرآن مجید نے ایذا رسول کے تحت میں خصوصیت سے اسی جزئی کا ذکر فرمایا ہے۔

فضیلت ہفتم :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَأَذْكُرَنَّ مَا يَتْلُو فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَ الْحِكْمَةِ ط (سورۃ احزاب ع ۴)

اس آیت میں بیوت کو ضمیر جمع مونث کُتَّ سے مضاف کیا گیا ہے۔ اور اسی سورۃ کے رکوع ۷ میں لا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ فَرَكَرَ أَنْ يَمُوتَ كُنْهِي صَلَاحُ كُنْهِي صَلَاحُ مضاف فرمایا ہے۔ اور یہ امر اتحاد زوجین طہین پر دلیل مرتج ہے۔ کہ ایک دفعہ ان گھروں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بتلایا۔ اور ایک انہی گھروں کو ازواج کے گھر فرمایا۔ اب آیت بالا پر غور کرو کہ ازواج النبی کے بیوت (گھروں) کی اللہ پاک نے کس قدر صفت و ثناء فرمائی ہے۔ ان گھروں کو مہبط وحی آتی بتلایا۔ ان گھروں کو حکمت ربانی کا گھوارہ ٹھیرایا۔ سب جانتے ہیں کہ مکان کی عزت کین سے ہوتی ہے۔ اب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ربانیہ و حرمت الہیہ کا قیاس خود ہی کر لیجئے۔ بیشک یہ ایک بڑی فضیلت ہے۔

فضیلت ہشتم :- اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند میں آیت تطہیر کو نازل کیا۔ اور وحی متلو میں فرمایا :-

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَطَعْنَ الْأُفُفَ وَهَلَّيْنَ رُءُوسَهُنَّ لِرَبِّنَّاهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَلَا يَجِدْنَ عَلَيْهِنَّ إِثْمَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُبَدِّلُوا دِينَهُنَّ وَلَا تَتْلُوَنَّ عَلَيْهِنَّ الْآيَاتِ الْكَافِرَةِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ الْفِتْنَةَ وَأُولَٰئِكَ لَهُنَّ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورۃ احزاب ع ۳۳)

اے ازواج النبی! تم اپنے گھروں میں ٹھیرو۔ اور جاہلیت اول کی طرح باہر مت پھرو۔ نماز کو قائم کرو، زکوٰۃ کو ادا کرو اور خدا اور رسول کی اطاعت کرو۔ اے گھروالو! غدا یہ چاہتا

<p>اللہ لین ہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ ان اللہ کان لطیفا خبیرا ہ (احزاب ع ۴)</p>	<p>ہے کہ رجس کو تم سے دور کرے۔ اور تم کو بالکل پاک بنادے۔ اور تمہارے گھروں میں جو آیات اللہ کی اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد رکھو۔ خدا لطیف و خیر ہے۔</p>	<p>ان ہذا الشئ عجیب قالوا تعجبین من امر اللہ سرحۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت ط انہ حمید مجید ہ (سورۃ یوسف ع ۶)</p>	<p>جگہ میں بوڑھی ہو گئی۔ اور یہ میراثو ہر بوڑھا ہو گیا ہ۔ یہ تو عجیب بات ہے۔ فرشتوں نے کہا، تو خدا کے حکم سے تعجب کرتی ہے؟ گھر والو تم پر خدا کی رحمت اور برکتیں ہیں۔ اور خدا حمد و مجد والا ہے۔</p>
<p>اول سے آخر تک تمام کلام کی مخاطب ازواج انہی مسلم ہیں۔ اور اسی لئے اہل بیت کے لفظ کا خطاب بھی انہی کے لئے ہے۔ جیسا کہ بیوتکن کا خطاب بھی ان کے لئے ہے۔ اس کی مزید تائید قرآن پاک کے کلام معجز نظام کے سیاق سے بھی ہوتی ہے۔ اور عرف عام سے بھی۔ کیونکہ صاحب خانہ یا گھر والی ہمیشہ بیوی ہی کو کہا جاتا ہے۔ اور اہل بیت گھر والی کا لفظی ترجمہ ہے۔ مگر احقاق حق کے لئے ہم پھر قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ کیا اس لفظ کا استعمال کسی دوسرے مقام پر بھی کسی نبی کی زوجہ کے لئے ہوا ہے؟ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں ہے۔ اور چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بحکم ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوا وھذا النبی مثابت تامہ ہے، اس لئے ان کے قصہ کا حوالہ زیادہ خصوصیت بخش ہے :-</p>	<p>ابراہیم کی بیوی کھڑی تھی۔ وہ پرس پڑی۔ ہم نے اسے اسحق کی اور اسحق کے بعد یعقوب کی بشارت دی۔ وہ بولی، ہائے رب میں جنون کی</p>	<p>اس جگہ نبی کی بیوی حضرت سارہ کو اہل بیت کے لفظ سے مخاطب کیا گیا۔ پس آیت سے معلوم ہوا کہ ازواج النبی مسلم کو یہ فضیلت بزرگ حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ تطہیر فرمایا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آل اور اہل دونوں لفظ ایک ہی ہیں۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ لفظ آل کی تفسیر اھلیل آتی ہے۔ قرآن مجید کی آیات مذکورہ بالا میں اگرچہ اہل البیت سے مراد بالخصوص ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، لیکن احادیث مجیدہ میں لفظ اہل یا آل زیادہ وسیع معنی میں آیا ہے۔ (الف) یہ لفظ ازواج کے لئے بھی آیا ہے۔ دیکھو ابونعیم محمد کی حدیث میں، اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد ہے۔ اور ابوسعید ساعدی کی حدیث میں، اللہم صل علی محمد وعلی ازواجہ ہے۔ یعنی حدیث دوم حدیث اول کی تفسیر کرتی ہے۔ (ب) یہ لفظ حمد بنو ہاشم و بنو مطلب کے لئے آیا ہے۔ جن پر صدقہ کا لینا حرام ہے۔ حدیث میں ہے :- انھا لا تحل ل محمد ولا ل آل محمد۔ مدد تو محمد اور آل محمد کو ملال نہیں۔</p>	<p>ابراہیم کی بیوی کھڑی تھی۔ وہ پرس پڑی۔ ہم نے اسے اسحق کی اور اسحق کے بعد یعقوب کی بشارت دی۔ وہ بولی، ہائے رب میں جنون کی</p>
<p>وامراتہ قائمۃ فضحکت فبشرا نہا باسحق ومن وسراء اسحق یعقوب ط قالت یو یلیٰ والد وانا عجوز وھذا ابلی شیخا ط</p>	<p>ابراہیم کی بیوی کھڑی تھی۔ وہ پرس پڑی۔ ہم نے اسے اسحق کی اور اسحق کے بعد یعقوب کی بشارت دی۔ وہ بولی، ہائے رب میں جنون کی</p>	<p>(ج) یہ لفظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کے لئے ہے۔ بیہقی نے سند جید کے ساتھ دائرہ بن</p>	<p>ابراہیم کی بیوی کھڑی تھی۔ وہ پرس پڑی۔ ہم نے اسے اسحق کی اور اسحق کے بعد یعقوب کی بشارت دی۔ وہ بولی، ہائے رب میں جنون کی</p>

اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین علیہ السلام کو بلایا۔ اور ان کو پیٹے رانوں پر بٹھایا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گود سے قریب کیا۔ اور ان پر پاؤں ڈال کر فرمایا: **اللہم ھوّلوا عاھلی**۔ الٰہی یہ میری اہل ہیں۔

پس تلقیح آثار و احادیث نبویہ علیٰ صاحبہما الصلوٰۃ والسلام سے واضح ہوتا ہے کہ نبویا ششم و نبویا سابع بھی زیادہ وسیع معنی میں اور آل عباس بھی خاص معنی میں بروئے ارشادات نبوی داخل اہل بیت ہیں۔ جیسا کہ ازواج النبی بروئے قرآن پاک مخاطب اہل بیت ہیں۔ ان میں سے کسی ایک امر کا انکار احادیث سے ناواقفیت یا منطوق قرآن سے عدم جہارت پر دال ہے۔

فضیلت نہم: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہرگز النبی اولیٰ بالمؤمنین المؤمنین پر نبیؐ ان کی جانوں من انفسہم و ازواجہ سے بڑھ کر ہے۔ اور نبی کی اُمّہتہم (اعزاب ۱) ازواج مؤمنوں کی مائیں ہیں۔ یہ روشن ہے کہ انفسہم اور اُمّہتہم کی ضمیروں کا مرجع مؤمنین ہیں۔ اور اسی لئے ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب اُجّات المؤمنین ہے۔ یہ کہ اُجّات الائمہ وغیرہ۔ لفظ مؤمنین کے استعمال کا راز یہ ہے کہ مومن کے متمیز و مشخص کرنے کی علامات کو واضح کر دیا جائے۔ چنانچہ اس آیت میں دو علامتیں بتلائیں:

(اَوَّل) مومن وہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی جان شیریں سے زیادہ محبوب رکھتا

ہو۔ اور حضور کو جان سے بڑھ کر اولیٰ سمجھتا ہو۔ (دوم) مومن وہ ہے جو ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ماں جانتا ہو۔ وہ ماں نہیں جس سے جسم غصہ کی کاظمی ہو، بکھڑا ہو، بلکہ وہ ماں جس کی فرزند کی شرف اس وقت نصیب ہوتا ہے، جب ولادہ نبوی اور ایمان میں کمال حاصل ہوتا ہے۔

الغرض اس آیت میں ازواج مطہرات نبوی کی بہت بڑی فضیلت کا بیان ہے۔ خدا غور تو کر کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف و تعظیم کے ساتھ ساتھ ازواج النبی کی تجلیل و تکریم کو بیان فرمایا ہے۔ اور تکمیل ایمان کے لئے محض النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم پر اکتفا نہ کر کے و ازواجہ اہمیت کے اخبار و اعلان کو حقوق نبی اور شرائط ایمان کے ساتھ منضم کیا ہے۔ قل الحمد لله وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

ان کی فضیلت کے متعلق صحیح نسائی میں حدیث ہے: **ان جابرًا راضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ مجھ کو نبی کے ساتھ ساتھ اس بارہ میں حضور سے مشورہ جنت لست تشیر لک فقال هل لك من اثم قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند راجلہا۔

فان الجنة عند راجلہا۔ اس کا ترجمہ میرا نہیں ہے۔

کتاب بہترین فتق

- پیغام حق: حضرت مولانا ظہور احمد صاحب دہلوی کی آخری حرکتِ آراء تقریر، مذہبِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گیت۔ قیمت ۱۰/-
- تفسیر آیت مباہلہ: در شیعوں کے بڑے مخالف کا ازالہ۔ قیمت چار آنے ۱۴۱/-
- تفسیر آیت امامت: آیا ہے۔ اور مسئلہ امامت پر ماحصل تبصرہ۔ قیمت چار آنے ۱۴۱/-
- کشف التلبیس حصہ دوم و سوم: جس میں فضائلِ صحابہ و دیگر مسائل پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲۱۰/-
- تفسیر آیت میراث ارض: در آیت ولفی کتبنا فی الزبور سے خلفاء راشدین کی خلافت کا ثبوت۔ قیمت ۴/-
- علمائے ہند کی شاندار ماضی: کتاب کیا ہے، گرافائیہ دینی اور سیاسی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ سرورق رنگین۔ مجلد قیمت ۴۸/-
- تفسیر آیت اولی الامر منکم: در شیعوں کے مخالف کا جواب۔ قیمت چار آنے ۱۴۱/-
- غلام احمد مہاجر: در اس کے پڑھنے کوئی معقولیت پسند انسان مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کا قائل نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۰/-
- خطبات مولانا آزاد: در مولانا آزاد کے خطبات جمعہ و عیدین۔ قیمت ۱۱۰/-
- ابوالاعلمہ کی تعلیم: جس میں شیوہ کرتے ثابت کیا گیا ہے کہ کوئی شخص محبِ علی اور پیروکار اہل بیت نہیں بن سکتا، جب تک مذہبِ اہل سنت اختیار نہ کرے۔ قیمت ۸/-
- افکار آزاد: در مرتبہ مولانا محمد عثمان صاحب قلعہ قلیط ایڈیٹر "نرم"۔ قیمت ۲۱۴/-
- تفسیر آیت معیت: در حضراتِ خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم کا خلیفہ برحق ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے ۴۸/-

ملنے کا پتہ

مکتبہ حزب الانصار و منیر رسالہ شمس السلام ڈاک خانہ شمس السلام بھیرہ (پاکستان)